ماھنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

(جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۸) محرم الحرام ۱۴۳۳ھ دسمبر ۲۰۱۱ء

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی

(ایم۔اے)

بانی و سرپرست اعلیٰ

تنظیم سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

انجمن اشاعت مذہب اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ بلاک بی III، گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

زیر انتظام: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

حسن ترتیب

۱	منقبت۔	۲
۲	اداریہ۔	۳
۳	تفسیر یوسفی۔	۴
۴	درس حدیث شریف۔	۱۳
۵	بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری۔	۱۸
۶	شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ۔	۲۲
۷	یوم عاشورا۔	۳۲
۸	دین حنیف کے داعی شیخ طریقت حضرت قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ۔	۳۸
۹	فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف۔	۴۱
۱۰	Education Through Hadith Shahrif	۴۳
۱۱	تبصرۂ کتب۔	۴۷

مدیر اعلیٰ
منیر احمد یوسفی ایم۔اے

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی

مدیر معاون
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

سرکولیشن کنٹرولر
شیخ فہد احمد یوسفی، حافظ محمد مقصود یوسفی

بیادگار: عالم علمی فاضل لوذعی
پیر طریقت قطب جلی امین علم لدنی حضرت علامہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ سرکار
قدس سرہ العزیز

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بظل عنایت

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پپلے گجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

پروف ریڈرز
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی، حافظ محمد رضوان یوسفی،
رشید احمد جنجوعہ ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، ملک محمد سلیم ڈاز یوسفی

	روپے
الجزائر، ایران ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	300

قیمت فی شمارہ 30 روپے

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: Info@seedharastah.com

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا: ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک بی III جوہر ٹاؤن سکیم لاہور۔ فون آفس: 28-042-36880027

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور

کمپوزنگ: ابوبکر کمپوزنگ سنٹر متصل جامع مسجد نگینہ اے۔ڈی کمپیوٹر سنٹر 28۔کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور فون آفس: 28-042-36880027

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر فردوس جامع مسجد امام حسین پارک شادباغ لاہور سے شائع کیا فون آفس: 0300-4274936

منقبت حسینؓ

ازقلم: مولانا محمد یونس مالیگ

بچپن میں جو کہا تھا نبھایا حسینؓ نے
راہِ خدا میں سر کٹایا حسینؓ نے

آغوشِ مصطفیٰ ﷺ میں پلے ناز سے مگر
کیا بار سختیوں کا اٹھایا حسینؓ نے

کیا صبر کیا جگر تھا کہ سب کچھ مٹا مگر
اُف تک زباں پہ نہیں لایا حسینؓ نے

اسلام کے چمن میں خزاں آتے ہی کو تھی
قربانیوں سے سینچا بچایا حسینؓ نے

تھا ظلم و جبر قہر یزیدی عروج پر
صبر و رضا کا جلوہ دکھایا حسینؓ نے

دی راہ حق میں جان حیات ابدی ملی
اس طرح ہم کو جینا سکھایا حسینؓ نے

سر دے دیا مگر کبھی باطل کے سامنے
ہرگز نہ اپنے سر کو جھکایا حسینؓ نے

سرخی لہو کی لالہ صحرا کو دی ہے کچھ
اور کچھ شفق کو سرخ بنایا حسینؓ نے

وحشت فزاء جو پہلے تھا صحرائے کربلا
جنت نشان اُس کو بنایا حسینؓ نے

رنگینیاں تو دیکھو شہیدوں کے خون کی
جنگل کو لالہ زار بنایا حسینؓ نے

یونسؔ ہیں اہل بیت کے ہم دل سے مدح خواں
مژدہ نجات کا سنایا حسینؓ نے

تمام قارئین کرام کو ادارہ ماہنامہ "سید حاراستہ" لاہور کی طرف سے نیا اسلامی سال مبارک ہو۔

بحضور حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ازقلم: الحاج محمد ابراہیم صائم چشتی

عالم لوذعی فاضل یلمعی!
شیخ تفسیر قرآں نگینہ مرا
دردِ محبوب عالم کو دیتا رہا
دردِ دنیا کا درماں نگینہ مرا

شوکتِ اصفیاء زینتِ اولیاء
عاشقِ صادق سرورِ انبیاء
ہر زمانے میں تیار تھا ہر گھڑی
حق پہ ہونے کو قرباں نگینہ مرا

یوسفِ مصرِ حق و صداقت ہے وہ
بن گیا زینت باغِ جنت ہے وہ
میرے دل کی محبت ہے یوسف علی
میری آنکھوں کا ارمان نگینہ مرا

عالم بے ریا فاضل دل رُبا
اولیاء کی مجالس کی زینت رہا
شاعرِ مصطفیٰ ﷺ رہبر و رہنما!
ہے محبت کا عنواں نگینہ مرا

گھر کا گھر جس کا سارا دیندار ہے
یوسفی کو ملی جس کی دستار ہے
اپنے ہر ایک طالب پہ ہے آج بھی
لحہ مہرباں نگینہ مرا

اس کے جانے سے فرحت بھی جاتی رہی
دل کی صائم وہ راحت بھی جاتی رہی
شعر کہنے کی لذت بھی جاتی رہی
کر گیا ایسا حیراں نگینہ مرا

اداریہ

بھارت ناپسندیدہ ملک ہے

گذشتہ کچھ عرصہ سے ذرائع ابلاغ میں بڑے تسلسل سے ایسی خبریں آرہی تھیں جن سے یہ تاثر مل رہا تھا کہ حکومت وقت کے سر پر بھارت کو ''پسندیدہ ترین ملک'' قرار دینے کا خبط سوار ہے۔ اپنے اس خبث باطن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ سے بھی باتیں منسوب کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ گویا قائداعظم بھی بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کے حق میں تھے۔ حالانکہ قائداعظم نے کبھی بھی بھارت کو پسندیدہ ملک یا پسندیدہ قوم قرار دینے کا ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ اُنہوں نے تو ہندو ذہنیت کو نہایت قریب سے دیکھتے ہوئے کانگرس سے علیحدگی اور مسلم لیگ میں شامل ہونے کو ترجیح دی۔ اُنہوں نے آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندو مہاسبھا کے صدر کی سکیم یہ ہے کہ ''انگریزوں کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد ہندوستانی افواج میں ۷۵ فیصد جگہ ہندوؤں کو مل جائے گی اور فوج اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ برصغیر میں مسلمان نہ اُٹھ سکیں''۔ ہندوؤں کی اسی ذہنیت کے پیش نظر حضرت قائداعظم علیہ الرحمہ نے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کی تھی جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ سرخرو ہوئے۔

سوال یہ ہے کہ بھارت کو کن وجوہ کی بنا پر پاکستان کا دشمن ملک قرار دیا گیا تھا اور کیا وہ وجوہات اب دور ہوگئی ہیں کہ ہماری وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کو ''پسندیدہ ترین ملک'' کا درجہ دینے کا اُصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے قیام پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ کی سرکردگی میں مسلمانانِ ہند جب اپنے لئے الگ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کررہے تھے تو ہندوؤں نے حتی المقدور اس کی مخالفت کی اور اس کے باوجود جب مسلمانوں کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوتی نظر آنے لگی تو اُنہوں نے انگریزوں سے ساز باز کر کے تقسیم ہند کے مجوزہ منصوبے اور نقشے میں ردوبدل کروا کر پاکستان میں شامل بعض علاقوں کو بھارت میں شامل کروالیا اور ساتھ ہی کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر پر جارحانہ قبضہ کرلیا۔ جس کے نتیجہ میں تقسیم ہند کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کردیا۔ ہزاروں عورتوں کی عزتیں لوٹیں گئیں اور یہ سلسلہ مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ بھارتی فوج کے ہاتھوں آج بھی جاری ہے۔ قیام پاکستان کے وقت بھارت نے پاکستان دشمنی کا جو کردار ادا کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔ اس کے کردار وعمل سے پاکستان دشمنی عیاں ہے۔ بھارت نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا بلکہ ہمیشہ پاکستان کو نقصان پہنچانے اور غیر مستحکم کرنے کی تاک میں رہتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ایک بین الاقوامی سازش کے تحت پاکستان کو دولخت کرنے میں مکتی باہنی کے روپ میں بھارت نے نہایت کلیدی کردار ادا کیا۔ پاکستان کی افغانستان سے ملحقہ سرحد کے اُس پار بھارت کے کم وبیش ڈیڑھ درجن قونصل خانے قائم ہیں جن کا محض مقصد پاکستان بالخصوص بلوچستان اور فاٹا کے علاقوں میں تخریبی کارروائیوں کی پشت پناہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کو اسلحہ فراہم کیا جارہا ہے۔ اور تخریب کار بھارتی قونصل خانوں کی سرپرستی میں ٹارگٹ کلنگ کرتے ہیں جس سے پورے صوبے میں خون خرابے اور بدنظمی کی کیفیت بپا ہے۔ اسی کے پیش نظر میں وزیراعظم پاکستان اور وزیر داخلہ نے برملا کہا تھا کہ بلوچستان میں بیرونی مداخلت کے شواہد موجود ہیں۔

پاکستان اور بھارت میں سب سے بڑا اور بنیادی تنازعہ کشمیر پر بھارتی قبضہ ہے۔ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی قراردادیں منظور شدہ ہیں جن پر یہود ونصاریٰ کی آشیر باد کی وجہ سے بھارت عمل درآمد نہیں کررہا۔ اُلٹا کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہہ کر حالات کو مزید خراب کررہا ہے۔ بانی پاکستان حضرت قائداعظم علیہ الرحمہ نے واضح طور پر کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ کیونکہ

پاکستان کی زراعت اور معیشت کا زیادہ تر انحصار کشمیر سے نکلنے والے دریاؤں کے پانی پر ہے۔ لیکن بھارت نے اِن تمام دریاؤں پر بین الاقوامی اخلاقیات اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی بند باندھ لئے ہیں اور ہماری زرعی اراضی پانی کی قلت کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں پاکستان کی زراعت اور معیشت بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے۔ لیکن یہ حقیقت اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ بھارت کی کسی ہمسایہ ملک سے دوستی نہیں ہے۔ اِس کی وجہ بھارت کے سیاسی "گرو" چانکیہ کا وہ اصولِ سیاست ہے جو اُس نے اپنی کتاب "ارتھ شاشتر" میں درج کیا ہے کہ "غیر ملک میں پروپیگنڈہ، تخریب کاری اور ذہنی انتشار پھیلانے کے علاوہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک روا رکھا جائے"۔ قیامِ پاکستان کے وقت یہی تعصب اور دشمنی ہندو مسلم فسادات کا باعث بنی۔ ہندوؤں کی یہ ذہنیت آج بھی اُسی طرح موجود ہے کہ بھارت پاکستان کے وجود کو برداشت نہیں کر رہا لہٰذا چانکیہ کے اِس اُصولِ سیاست کے پیشِ نظر بھارت سے دوستی کی اُمید اور توقع رکھنا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔

قارئین کرام! اِن حالات کے تناظر میں پاکستان بھارت کو اپنا دشمن ملک سمجھتا رہا ہے۔ اور آج تک بھارتی رویہ اور حالات میں اُیسی کوئی مثبت تبدیلی نہیں آئی کہ بھارت کو دشمن کی بجائے پسندیدہ ملک سمجھا جائے۔ بھارت بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو بدنام اور تنہا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ دُنیا کے کسی خطہ میں تخریب کاری یا دہشتگردی کا واقعہ ہو جائے تو بھارت کسی نہ کسی طرح اس واقعہ کی ذمہ داری پاکستان پر ڈال دیتا ہے۔ ابھی حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان نے بھارتی وزیر اعظم کو دورہ پاکستان کی دعوت دی تو اُس نے کہا کہ جب تک پاکستان دہشتگردوں کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کرتا وہ پاکستان کا دورہ نہیں کریں گے۔ بھارتی وزیر اعظم نے اِس بیان سے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا پاکستان دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ بھارت پاکستان پر کسی قسم کا اِعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غور کریں حال ہی میں پاکستان نے بھارت سے ریلوے انجن خریدنے کی بات طے کی تھی لیکن بھارت نے یہ کہہ کر انجن دینے سے انکار کر دیا کہ پاکستان سے پیسے نہیں ملیں گے۔ اندازہ لگائیں کہ پاکستان جس ملک سے تجارت بڑھانے کے لئے اُس کو پسندیدہ ترین ملک قرار دے رہا ہے۔ اور اُس کو افغانستان سے تجارت کے لئے راہداری کی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ وہ پاکستان پر اِعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس تناظر میں حکومت کی اِس بات میں کوئی وزن نہیں کہ بھارت کو پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دینے سے اُس کے ساتھ تجارتی راہیں کھلیں گی اور پاکستان کی تجارت کا حجم بڑھے گا۔ تجارت کے لئے کسی ملک کو "پسندیدہ ملک" قرار دینا قطعاً ضروری نہیں ہے۔ پاکستان کتنے ہی ممالک کے ساتھ تجارت کر رہا ہے لیکن کسی کو بھی پسندیدہ ملک قرار دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے بھی یہود و نصاریٰ اور کفار سے تجارت کی تھی لیکن انہوں نے کسی بھی قوم کو پسندیدہ قرار نہیں دیا تھا۔

آخر بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ بادی النظر میں تو برصغیر میں یہ ایک کھیل کھیلا جا رہا ہے جس میں حسبِ سابق پاکستان کو اِستعمال کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے اِس گیم پلان کے پیچھے یہود و نصاریٰ کی منصوبہ بندی کارفرما ہے کہ امریکہ بھارت کو اِس خطہ میں چین کے مقابل کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان کی طرف سے کسی بھی ممکنہ مزاحمت یا رکاوٹ کے تدارک کے لئے یہ منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا گمانِ اغلب یہی ہے کہ پاکستان کے بھارت کے ساتھ تعلقات میں یکدم "یوٹرن" امریکی دباؤ کے تحت لیا جا رہا ہے۔ حکمران اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے امریکہ کی خوشنودی کے لئے ہر وہ کام کرنے کے

(باقی صفحہ نمبر ۲۱ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر یوسفی

از قلم: پیر طریقت امین علم لدنی حضرت قبلہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ع (البقرۃ:۲۷۳) ''اُن فقیروں کے لئے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) کی راہ میں روکے گئے۔ زمین میں چل نہیں سکتے۔ نادان (لوگ) اُنہیں تونگر (امیر) سمجھے بچنے کے سبب تو اُنہیں اُن کی صورت سے پہچان لے گا۔ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) اُسے جانتا ہے''۔

حضرت ابنِ منذر علیہ الرحمہ نے حضرت کلبی علیہ الرحمہ سے اُنہوں نے حضرت ابو صالح علیہ الرحمہ سے اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریق سے اِس آیتِ مبارک کے تحت روایت کیا ہے کہ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ... سے هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ [1] ''اصحابِ صفہ ﷺ مراد ہیں''۔

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ [2] ''اصحابِ صفہ فقراء لوگوں میں سے تھے''۔

حضرت امام ابنِ سعد علیہ الرحمہ نے حضرت محمد بن کعب القرظی علیہ الرحمہ سے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے تحت روایت کیا ہے هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَكَانُوْا لَا مَنَازِلَ لَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَا عَشَائِرَ فَحَثَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ [3] ''وہ اصحابِ صفہ ﷺ ہیں اور مدینہ منورہ میں نہ تو اُن کے مکانات تھے اور نہ خاندان۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے پر اُبھارا''۔ حضرت امام ابن حاتم علیہ الرحمہ نے حضرت حسن علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے دَلَّ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ نَفَقَاتِهِمْ لَهُمْ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّضَعُوْا نَفَقَاتِهِمْ فِيْهِمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ [4] ''اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے مومنین کی اصحابِ صفہ ﷺ کی طرف راہنمائی فرمائی اور اُن کے نفقات میں اُن کا حصہ مقرر فرمایا اور امیر صحابہ کرام ﷺ کو حکم فرمایا کہ اپنے صدقات اُن کو دیں اور اللہ ربُّ العزت نے اُن لوگوں پر اپنی رضا کا حکم فرمایا ہے''۔

اصحابِ صفہ کون تھے؟

(۱) حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: اَلْحَقُّ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَلْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَاِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا [5] ''اہلِ صفہ کے ساتھ مل جاؤ اور اُنہیں

[1] دُرِّ منثور جلد۲ ص۸۸، فتح القدیر جلد۱ ص۳۲۷، ۳۲۷۔ [2] دُرِّ منثور جلد۲ ص۸۹۔ [3] دُرِّ منثور جلد۲ ص۸۹، مظہری جلد۱ ص۳۹۳۔ [4] دُرِّ منثور جلد۲ ص۹۰، فتح القدیر جلد۱ ص۳۷۲۔ [5] دُرِّ منثور جلد۲ ص۸۸۔

بلاؤ اور (فرمایا) اہلِ صفہ اسلام کے مہمان ہیں۔ یہ اہل و مال کی پرواہ نہیں کرتے اور جب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ ﷺ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم کی طرف بھیج دیتے اور آپ ﷺ اُس میں سے کچھ تناول نہ فرماتے اور جب کوئی ہدیہ آتا تو اُن کی طرف بھیجتے اور اُس سے خود بھی تناول فرماتے"۔

(۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قِيَامِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ لَمَّا بِهِمْ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَهْلُ صُفَّةٍ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ مُجَانِيْنَ ۶ "رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ لوگ نماز میں قیام کے دوران بھوک کی وجہ سے جھک جاتے تھے اور یہ لوگ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے حتیٰ کہ اعرابی لوگ کہتے یہ لوگ مجنون ہیں"۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ سَبْعُوْنَ رَجُلًا لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ رِدَآءٌ ۷ "اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم ستر افراد تھے اور اُن میں سے کسی کے پاس اُوپر کی چادر نہیں تھی"۔

اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم پر نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی شفقت:

حضرت امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے: بُنِيَتْ صُفَّةٌ لِضُعَفَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ يُوْمِنُوْنَ اِلَيْهَا مَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الصُّفَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَيَقُوْلُ: كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ! بِخَيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ: اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ اَمْ يَوْمَ يَغْدِيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ بِجَفْنَةٍ وَيُرَاحُ عَلَيْهِ بِاُخْرٰى، وَيَغْدُوْ فِيْ حِلَّةٍ وَيَرُوْحُ فِيْ اُخْرٰى؟ فَقَالُوْا: نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ يُعْطِيْنَا اللّٰهُ فَنَشْكُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ ۸ "صفہ (کا چبوترہ) مسلمانوں کے ضعیف الحال لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ مسلمان اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اُس کی طرف اپنے صدقات بھیجتے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الصُّفَّةِ۔ وہ عرض کرتے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیک وسلم)۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے کیسے صبح کی؟ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خیر سے صبح کی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تم آج بہتر ہو یا اُس دن جب تم میں سے کسی کو صبح کے وقت مٹھی غذا دی جائے گی اور شام کو اُس کی دوسری غذا کھلائی جائے گی۔ صبح کے وقت اُس کے پاس ایک لباس ہوگا اور شام کو دوسرا لباس ہو؟ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اُس دن بھی خیر سے ہوں گے۔ اللہ ﷻ ہمیں عطا فرمائے گا اور ہم اُس کا شکر ادا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ آج تم بہتر ہو"۔

مختلف مفسرین کے مختلف اقوال:

(۱) حضرت امام سفیان، حضرت عبد بن حمید، حضرت ابن جریر، حضرت ابن المنذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت مجاہد علیہ الرحمہ سے اس آیت (لِلْفُقَرَآءِ) کے تحت روایت کیا ہے: هُمْ مُهَاجِرٌ وَ قُرَيْشٌ بِالْمَدِيْنَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اُمِرُوْا بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ ۹ "اس آیت مبارک سے مراد قریش کے مہاجرین ہیں جو مدینہ طیبہ میں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تھے پس لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے کا حکم فرمایا گیا"۔

(۲) حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ نے حضرت الربیع علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: هُمْ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ

---

۶ در منثور جلد ۲ ص ۸۹۔ ۷ در منثور جلد ۲ ص ۸۹۔ ۸ در منثور جلد ۲ ص ۸۹۔ ۹ در منثور جلد ۲ ص ۸۹، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۳۳۰، فتح القدیر جلد ۱ ص ۱۷۱، طبری جلد ۳ ص ۹۶۔

بِالْمَدِيْنَةِ ۱۰ "اِس آیت مبارک سے مراد مدینہ منورہ کے مہاجر فقراء ہیں"۔

(۳) حضرت امام عبدالرزاق، حضرت ابن جریر، حضرت ابن المنذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے روایت کیا کہ اِس آیتِ مبارک سے مراد وہ لوگ ہیں: حَصَرُوْا اَنْفُسَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِلْغَزْوِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تِجَارَةً ۱۱ "جنہوں نے اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روک رکھا تھا اور وہ تجارت نہیں کر سکتے تھے"۔

(۴) حضرت امام عبد بن حمید اور امام ابن المنذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (للفقراء....) سے مراد: قَوْمٌ اَصَابَتْهُمُ الْجِرَاحَاتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَارُوْا زَمْنٰى فَجَعَلَ لَهُمْ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ حَقًّا ۱۲ "اِس آیتِ مبارک میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کی راہ میں زخم لگے تھے اور وہ محتاج ہو گئے تھے پھر اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) نے اُن کے لئے مسلمانوں کے اَموال میں حق رکھ دیا"۔

(۵) حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ اور حضرت ابن ابی حاتم علیہ الرحمہ نے حضرت امام سدی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حَصَرَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَعْنِي التِّجَارَةَ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ بِاَمْرِهِمْ ۱۳ "اِس آیتِ مبارک سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو مشرکین نے مدینہ منورہ میں محصور کر دیا تھا وہ تجارت کی طاقت نہیں رکھتے اور جاہل اُن کی حالت دیکھ کر انہیں اَغنیاء تصور کرتے تھے"۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص کی روایت سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَاَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا ۱۴ "اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک اوقیہ یا اُس کے مساوی (چاندی) موجود ہو اور وہ سوال کرے تو وہ سائل بالحاف ہے"۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ فَيَاْتِيَ الْجَبَلَ فَيَجِيْءَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ ۱۵ "اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور پہاڑ پر جا کر ایک گٹھا لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اُس کو بیچ کر اُس کی قیمت پر قناعت کرے تو یہ اُس کے لئے اِس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ دیں یا نہ دیں"۔

اگر دیں تو ایک ذلت ہوئی مانگنے کی اور نہ دیں تو مانگنے پر بھی نہ ملنے کی دوسری ذلت ہوئی۔ اپنی محنت سے کمانے میں کوئی ذلت نہیں اگرچہ مٹی اُٹھا کر یا لکڑیاں اُٹھا کر روٹی پیدا کرے۔ کام اور محنت میں ذلت اور ننگ نہیں۔ کام چاہے کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ شرع شریف کی رو سے منع نہ ہو۔

علماء نے کہا ہے سوال تین قسم کے ہیں۔ (۱) حرام (۲) مکروہ (۳) مباح۔

حرام:۔ اُس کے لئے ہے جو صاحبِ نصاب ہو جس پر زکوۃ واجب ہو یا اپنی محتاجی نفس الامر سے زائد ظاہر کرے۔

مکروہ:۔ اُس کے لئے ہے جس کو سوال کی احتیاج نہ ہوئی ہو۔

---

۱۰ دُرِ منثور جلد۲ ص ۸۹ طبری جلد۳ ص ۹۶۔ ۱۱ دُرِ منثور جلد۲ ص ۸۹ فتح القدیر جلد۱ ص ۲۷۱ طبری جلد۳ ص ۹۷-۹۸۔ ۱۲ دُرِ منثور جلد۲ ص ۸۹ فتح القدیر جلد۱ ص ۲۷۱ روح المعانی جلد۱ ص ۳۵۔ ۱۳ دُرِ منثور جلد۲ ص ۹۰ طبری جلد۳ ص ۹۷۔ ۱۴ مظہری جلد۱ ص ۳۹۲ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۲۷ نسائی حدیث نمبر ۲۵۹۶ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۲۳ شرح السنۃ جلد۳ ص ۲۷۰۔ ۱۵ مظہری جلد۱ ص ۳۹۲ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۶ مسند احمد جلد۱ ص ۱۶۷ الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۲۲ دُرِ منثور جلد۲ ص ۹۷ مصنف عبدالرزاق ۲۰۰۱۳-۲۰۰۱۰ کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۷۶۲-۱۶۷۰۱ قرطبی جلد۱ جز۱ حدیث نمبر ۲۳۰ جلد۶ جز۱۳ حدیث نمبر ۱۵۔

مباح:۔ اُس کے لئے جو دستور کے مواقف کوئی چیز اپنے دوست یا عزیز سے طلب کرے لیکن ضرورت کے وقت جب ہلاکت کا ڈر ہو تو سوال کرنا واجب ہے اگر محنت سے کمانا ممکن نہ ہو سکے لیکن بغیر سوال کے جو ملے اُس کا لینا ہر حال میں درست ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے جو دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں۔

دوزخ کا انگارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَالَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِيَكْثُرْ [۱۶] "جو کوئی لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لئے مانگے تو وہ دوزخ کا انگارہ مانگتا ہے۔ بہت مانگے یا تھوڑا"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَالَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ مَسْاَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا اَوْ خُمُوْشًا اَوْ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ؟ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ [۱۷] "جو شخص سوال کرے جبکہ اُس کے پاس اتنا مال ہو جو انسان کو غنی کر دیتا ہے تو قیامت کے دن وہ سوال اُس کے چہرے پر جلے ہوئے کا نشان بن کر آئے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کتنا مال آدمی کو غنی کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا اتنے کا سونا"۔

جنت کا ذمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: وَمَنْ يَتَقَبَّلُ لِيْ بِوَاحِدَةٍ اَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قُلْتُ اَنَا قَالَ لَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُوْلُ لِاَحَدٍ نَاوِلْنِيْهِ حَتّٰى يَنْزِلَ فَيَاْخُذَهُ [۱۸] "اور جو شخص میری ایک بات قبول کرے میں اُس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ مت مانگ۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ (گھوڑے پر) سوار ہوتے اور اُن کا کوڑا اگر پڑتا تو کسی سے یوں نہ فرماتے کہ میرا کوڑا اُٹھا کر دو بلکہ خود اُتر کر اٹھاتے"۔ یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے حالانکہ اس قسم کا سوال مباح ہے جائز ہے پھر بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مناسب جانتے تھے کہ ایسے کام کے لئے بھی کسی سے نہ کہا جائے۔

سوال سے پرہیز کرنے والے سے اللہ ربّ العالمین محبت فرماتا ہے:

حضرت ابن جریر علیہ الرحمہ اور حضرت ابن المنذر علیہ الرحمہ نے حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے اس آیتِ مبارک کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَلِيْمَ الْحَيِيَّ الْمُتَعَفِّفَ وَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ [۱۹] "بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم حلیم (الطبع) حیادار غنی اور سوال نہ کرنے والے سے محبت فرماتا ہے اور فحش گو بدزبان اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے کو ناپسند فرماتا ہے ناراض ہوتا ہے"۔

---

۱۶ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۱۹۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۷۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۸۳۸، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۳۴۳، کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۷۲۸، قرطبی جلد ۲ جز ۳ حدیث نمبر ۳۳۹۔ ۱۷ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۴۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۴۴۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۴، مظہری جلد ۱ ص ۳۹۔ ۱۸ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۷۔ ۱۹ در منثور جلد ۲ ص ۹۱، تفسیر طبری جلد ۳ ص ۱۰۰۔

آگ میں اضافہ:

حضرت امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مَنْ تَغْنِیْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ اِلْحَافًا فَاِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنَ النَّارِ ۲۰ "جو شخص استغناء چاہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اُس کو استغناء عطا فرما دیتا ہے اور جو لوگوں سے گڑگڑا کر اصرار کے ساتھ سوال کرتا ہے وہ آگ میں اضافہ چاہتا ہے"۔

بلاوجہ سوال کرنے والا:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْمَسَائِلَ کَدُوْحٌ یَکْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَکَ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَا یَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ۲۱ "(بلاوجہ) سوال کرنا خراش لگانا اور خود کو نوچنا ہے۔ سوال کے ذریعے انسان اپنے چہرے کو نوچتا ہے۔ بس جو چاہے کہ اپنے چہرے پر (گوشت) رکھے جو چاہے ترک کر دے مگر یہ کہ سلطان سے سوال کرے (تو اُس کے لئے یہ سزا نہیں ہے) یا مجبور ہو کر سوال کرے"۔

فاقے کا دروازہ کھل جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَاَلَ النَّاسَ فِیْ غَیْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهٖ اَوْ عِیَالٍ لَا یُطِیْقُهُمْ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِوَجْهٍ لَیْسَ عَلَیْهِ لَحْمٌ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابَ مَسْاَلَةٍ مِنْ غَیْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهٖ اَوْ عِیَالٍ لَا یُطِیْقُهُمْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَاقَةٍ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۲۲ "جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا اُس پر یا اُس کے عیال پر ایسا فاقہ طاری ہوگا جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔ وہ قیامت کے روز ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا جس پر گوشت نہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر فاقہ کے اپنے اُوپر سوال کا دروازہ کھولا اُس پر یا اُس کی عیال پر ایسا فاقہ نازل ہوگا کہ وہ برداشت نہیں کر سکیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُس پر ایسی جگہ سے فاقہ کا دروازہ کھولے گا جس کا اُسے گمان ہی نہ ہوگا"۔

صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے ہاتھ میں پہنچتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا مَدَّ عَبْدٌ یَدَهٗ بِصَدَقَةٍ اِلَّا اُلْقِیَتْ فِیْ یَدِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْ یَدِ السَّائِلِ وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ لَهٗ عَنْهَا غِنًی اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابَ فَقْرٍ ۲۳ "صدقہ مال سے کچھ کمی نہیں کرتا اور کوئی شخص اپنا ہاتھ صدقہ دینے کے لئے دراز نہیں کرتا مگر اُس کا صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ بے حد وبے نیاز غنی حقیقی کے ہاتھ پہنچتا ہے اُس سے پہلے کہ وہ سائل کے ہاتھ میں پہنچے اور کوئی شخص اپنے اُوپر سوال کا دروازہ امیر ہونے کے لئے نہیں کھولتا مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ بے حد وبے نیاز غنی حقیقی) اُس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

بلا عذر سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھلتا ہے:

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ

---

۱۹ درمنثور جلد ۲ ص ۹۱، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۔ ۲۰ درمنثور جلد ۲ ص ۹۔ ۲۱ درمنثور جلد ۲ ص ۹۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۷۳۔ ۲۲ درمنثور جلد ۲ ص ۹۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ ص ۲۳۵، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۱۰۔

اُحدثکم حدیثاً فاحفظوہ ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر علیها الا زادہ اللہ بها عزا ولا فتح عبد باب مسألة الا فتح اللہ علیه باب فقر [23] "میں تین چیزوں پر قسم اُٹھاتا ہوں اور تمہیں ایک حدیث شریف بیان کرتا ہوں تم اُسے یاد کرو۔ صدقہ سے انسان کا مال کم نہیں ہوتا اور جس بندے پر ظلم کیا جاتا ہے اور پھر وہ اُس ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ (ﷻ) اُس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو سوال کا دروازہ کھولتا ہے اُس پر اللہ (ﷻ) فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

سوال نہ کرنے پر بیعت

(۱) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نو، آٹھ یا سات افراد تھے۔ فرمایا تم رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے عرض کیا ہم آپ ﷺ کی کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا۔ ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئا والصلوات الخمس وتطیعوا ولا تسألوا الناس فلقد رأیت بعض اولئک النفر یسقط سوط احدهم فلا یسأل احدا یناوله ایاہ [25] "اللہ (ﷻ) کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پنجگانہ ادا کرو اور اطاعت کرو اور لوگوں سے سوال نہ کرو۔ میں نے اُن میں سے کسی کو دیکھا کہ اُس کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے اُٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتا تھا"۔

(۲) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکارا پھر ارشاد مبارک فرمایا۔ هل لک الی البیعة ولک الجنة؟ قلت نعم فشرط علی ان لا اسأل الناس شیئا. قلت نعم. قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل فتأخذہ "کیا تم بیعت کرتے ہو تمہارے لئے جنت ہوگی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ ﷺ نے شرط لگائی کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ایسے ہی ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تیرا کوڑا تجھ سے گر جائے تو اُتر کر خود اُٹھانے گا کسی سے سوال نہیں کرے گا"۔

(۳) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں بعض اوقات خلیفۂ رسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مہار گر جاتی تو آپ اپنی اونٹنی کے بازو پر مارتے پھر اُسے بٹھاتے اور خود اس کی مہار اُٹھاتے۔ آپ سے کہا جاتا آپ ہمیں حکم کیوں نہیں فرماتے کہ آپ کو مہار اُٹھا کر دے دیں؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ان حبیبی رسول اللہ ﷺ امرنی ان لا اسأل احدا شیئا [26] "میرے محبوب کریم رؤف و رحیم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں کسی سے کچھ نہ مانگوں"۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا عزم

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا یا حکیم هذا المال خضرة حلوة فمن اخذہ بسخاوة نفس بورک له فیه ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک له فیه وکان کالذی یأکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا [27] "اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو سے نفس کی سخاوت

---

[23] در منثور جلد ۳ ص ۹۳ مسند احمد جلد ۴ ص ۲۳۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۲۸۷ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۰۷۔ [24] در منثور جلد ۳ ص ۹۳۔ ۹۴ [25] در منثور جلد ۳ ص ۹۳ ... [26] در منثور جلد ۳ ص ۹۳ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۸۳۳ بخاری حدیث نمبر ۱۴۷۲ نسائی حدیث نمبر ۲۶۰ مسند احمد جلد ۳ ص ۴۰۲، ۴۳۴ مسلم حدیث نمبر ۱۰۳۵ ترمذی حدیث نمبر ۲۴۶۳ ... ص ۳۰ سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۱۹۶ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۰۴۱ کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۷۴۳ مستدرک حاکم جلد ۳ حدیث نمبر ۳۔

سے لیتا ہے اُس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جو نفس کی حرص کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اُس میں برکت نہیں رکھی جاتی۔ وہ اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں آپ ﷺ کے بعد کسی سے کچھ طلب نہ کروں گا یہاں تک کہ دُنیا چھوڑ جاؤں گا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو بلاتے تاکہ اُنہیں عطیہ عطا فرمائیں تو وہ اُن سے کچھ قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) انہیں بلایا تاکہ اُنہیں کچھ پیش فرمائیں تو اُنہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے بعد (حضرت) حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگی حتیٰ کہ وصال فرما گئے"۔

کس کے لئے سوال کرنا حرام ہے؟

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ضمانت کا بوجھ اُٹھایا تھا۔ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور اُس ضمانت کی ادائیگی کے متعلق سوال کیا۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اَقِمْ حَتّٰی تَاْتِیَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَکَ بِهَا ثُمَّ قَالَ یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَهَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ یَاْکُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا [۲۸]
"ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجائے ہم آپ کو ادائیگی کا حکم فرمائیں گے۔ پھر فرمایا اے قبیصہ (رضی اللہ عنہ) سوال کرنا تین افراد میں سے کسی ایک کے لئے جائز ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جو ضمانت کا بوجھ اُٹھائے اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ ضمانت ادا کردے پھر وہ سوال سے رُک جائے دوسرا وہ شخص جس پر کوئی آفت آجائے اور اُس کا مال ضائع ہو جائے تو اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اُس کی معاشی حالت درست ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جس کو فاقہ لاحق ہو جائے تو اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اُس کی قوم کے تین صاحب عقل افراد یہ کہیں کہ واقعی فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہو چکا ہے۔ پس اُس کے لئے سوال کرنا جائز رہتا ہے حتیٰ کہ اُس کی مالی حالت درست ہو جائے ان تینوں کے علاوہ سوال کرنا جائز نہیں۔ اے قبیصہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے"۔

کمبل اور پیالے کی نیلامی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک انصاری شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اَمَا فِیْ بَیْتِکَ شَیْءٌ "کیا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے؟" اُس نے عرض کیا ہے ایک کمبل میرے پاس گھر میں ہے اُس کا کچھ حصہ نیچے بچھا لیتے ہیں اور کچھ حصہ (سوتے وقت) اوپر اوڑھ لیتے ہیں۔ ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فَأْتِنِیْ بِهِمَا "وہ دونوں میرے پاس لاؤ"۔ وہ کمبل اور پیالہ لے آیا وہ دونوں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے نورانی ہاتھ مبارک میں پکڑ لئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذَیْنِ؟ "ان دونوں کو کون خریدے گا؟"

---

[۲۸] مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۹۵، مسلم جلد ۱ ص ۳۳۴، الترغیب و الترہیب ... حدیث نمبر ۱۰۰۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۳، تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۳۰۔

ایک شخص نے عرض کیا میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے دو تین مرتبہ فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون خریدے گا؟ ایک اور شخص نے عرض کیا میں دو درہم میں لوں گا۔ آپ ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اُسے عطا فرمادیں اور دو درہم لے لئے اور وہ درہم اُس انصاری کو عطا فرمادیئے اور فرمایا اِشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهٖ "ایک درہم کی کوئی چیز خرید اور اپنے گھر والوں کے پاس لے جا اور دوسرے درہم سے کلہاڑا خرید اور وہ میرے پاس لے آ"۔ وہ لے کر آیا تو رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُس میں لکڑی ٹھونک دی۔ پھر فرمایا اِذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ فَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا "جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور میں تجھے پندرہ دن تک نہ دیکھوں"۔ اُس نے پندرہ دن مزدوری کی پھر وہ انصاری شخص آیا تو اُس کے پاس دس درہم تھے بعض سے اُس نے کپڑے خریدے اور بعض کے ساتھ کھانا خریدا۔ پھر رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْاَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ [29] "یہ تیرے لئے بہتر ہے بنسبت اس کے کہ تو قیامت کے روز سوال کرنے کی وجہ سے اپنے چہرے پر خراش لے۔ سوال کرنا صرف تین افراد کے لئے جائز ہے (۱) ایسا شخص جس کو مفلسی نے مٹی سے لگا دیا ہو (یعنی ایسا محتاج کہ زمین پر بغیر چادر اور بستر بچھائے سوتا ہو)۔ (۲) ایسا شخص جو خوفناک حد تک مقروض ہو (۳) ایسا شخص جو دوسرے کی جان بچانے کے لئے دیت کا ضامن ہوا اُس کا قتل ہوا اُس کو دردمند کرے گا"۔

عطیہ کو واپس نہیں کرنا چاہیے

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں میرے والد گرامی امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے عطیہ عطا فرمایا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ یہ اُس کو عنایت فرمادیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔ تو رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ [30] "جب تمہارے پاس اُس مال میں سے کچھ آئے جب کہ تم اُس کا لالچ نہیں کررہے تھے اور نہ اُس کے سوالی تھے تو وہ لے لیا کرو اور مال دار ہو جایا کرو اگر تم چاہو تو اُس میں سے کھاؤ اور اگر چاہو تو اُس کو صدقہ کردو اگر ایسی حالت نہ ہو تو اُس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگایا کرو"۔ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اسی وجہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو کچھ عطا ہوتا تھا اُس کو لوٹاتے نہیں تھے"۔

واقعہ بغرض تعلیم

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک عطیہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واپس کردیا۔ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے پوچھا لِمَ رَدَدْتَهٗ؟ "تم نے یہ تحفہ واپس کیوں بھیجا ہے؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمایا کہ ہم سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ فَاَمَّا مَا كَانَ غَيْرَ مَسْاَلَةٍ فَاِنَّمَا هُوَ

---

[29] در منثور جلد ۱ ص ۴۹۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۴۱، ۳۰ در منثور جلد ۲ ص ۹۸، قرطبی جلد ۲ ص ۳۴۳، منتخب تو حدیث نمبر ۱۸۳۵، بخاری حدیث نمبر ۷۱۶۳، مسلم حدیث نمبر ۱۰۴۵، نسائی حدیث نمبر ۲۶۰۷، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۱، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۳۶۶۔

رِزْقٌ يَرْزُقُهُ اللّٰهُ ۳۱ ''یہ حکم سوال کرنے کے متعلق ہے (یعنی کسی سے کچھ مانگنے سے بچو) لیکن جو بغیر سوال کے ملے وہ رزق ہے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ خیر الرازقین جل جلالہ) عطا فرماتا ہے۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور وہ چیز جو بغیر سوال کے میرے پاس آئے گی وہ میں لے لوں گا۔

(۳) حضرت خالد عدی الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مَنْ بَلَغَهُ عَنْ أَخِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ ۳۲ ''جس کو کوئی چیز اپنے بھائی کی طرف بغیر مانگے پہنچے اور وہ اس کا لالچ نہ کر رہا ہو تو اس کو قبول کر لینی چاہئے اسے واپس نہ کرے، وہ رزق ہے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) کی طرف بھیجا ہے''۔ اس طرح کی کئی روایات میں جن کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجاب رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ ہیں ۳۳

رزق میں وسعت کا ذریعہ

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا مَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْ هٰذَا الرِّزْقِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَلْيَتَوَسَّعْ بِهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيُوَجِّهْهُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنْهُ ۳۴ ''جس کو اس میں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر لالچ کے پیش کی جائے اسے اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت کرنی چاہئے اگر خود غنی ہو تو جو زیادہ محتاج ہے اس کی طرف بھیج دینی چاہئے''۔

تین ناپسندیدہ چیزیں

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری تین چیزیں ناپسند فرماتا ہے (۱) قِيلَ وَقَالَ (۲) إِضَاعَةَ مَالٍ (۳) كَثْرَةَ السُّؤَالِ ''(۱) بحث وتکرار وجھگڑا (۲) مال کو ضائع کرنا (۳) کثرت سے سوال کرنا''۔ فَإِذَا شِئْتَ رَأَيْتَهُ فِي قِيلٍ وَقَالٍ يَوْمَهُ أَجْمَعَ وَصَدْرَ لَيْلِهِ حَتّٰى يَلْقٰى جِيفَةً عَلٰى رَأْسِهِ لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ مِنْ نَهَارِهِ وَلَا لَيْلَةَ نَصِيبًا ''جب تو کسی کو سارا دن قیل وقال میں مصروف دیکھے اور وہ رات اس حالت میں گھر لوٹتا ہے کہ اپنے سر پر مردار رکھے ہوئے ہوتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ غنی وحمید جل جلالہ) اس کے لئے دن رات میں کچھ حصہ نہیں بناتا (۲) وَإِذَا شِئْتَ رَأَيْتَهُ ذَا مَالٍ فِي شَهْوَتِهِ وَلَذَّاتِهِ وَمَلَاعِبِهِ وَيَعْدِلُهُ عَنْ حَقِّ اللّٰهِ فَذٰلِكَ إِضَاعَةُ الْمَالِ ''اور جب تو کسی صاحب مال کو دیکھے اور وہ اپنی شہوت ولذت اور کھیل کود میں اپنے مال کو صرف کر رہا ہے اور اللہ عزوجل کے حق سے اعراض کئے ہوئے ہے تو یہ مال کا ضائع کرنا ہے (۳) وَإِذَا شِئْتَ رَأَيْتَهُ بَاسِطَ ذِرَاعَيْهِ يَسْأَلُ النَّاسَ فِي كَفَّيْهِ فَإِذَا أُعْطِيَ أَفْرَطَ فِي مَدْحِهِمْ وَإِنْ مُنِعَ أَفْرَطَ فِي ذَمِّهِمْ ۳۵ ''جب تو کسی کو ہاتھ پھیلائے ہوئے لوگوں سے سوال کرتا ہوا دیکھے جو اسے عطا کریں تو ان کی مدح میں زیادتی کرے اور اگر عطا نہ کریں تو ان کی مذمت میں مبالغہ کرے''۔

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ ۝ ''اور جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ (علیم وخبیر) اسے جانتا ہے''۔ اور جو تم خرچ کرتے ہو اللہ (جل جلالہ) کی بارگاہ میں وہ محفوظ ہے ... بڑھنے والا ہے اور اس کی قدر دانی فرمانے والا ہے اور کوئی بھی اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے زیادہ قدر دان نہیں اور کوئی بھی ... سے زیادہ نیکی کی جزا دینے والا نہیں۔

۳۱؎ مشکوٰۃ جلد۲ ص۹۸، قرطبی جلد۲ جز۳ ص۲۲۳ ۳۲؎ مشکوٰۃ جلد ... ۳۳؎ مشکوٰۃ جلد۲ ص۹۸۔۹۹ ۳۴؎ منثور جلد۲ ص۹۹ مجمع الزوائد جلد۳ ص۱۰۱ ترغیب وترہیب جلد۱ ص۵۹۹ ۳۵؎ منثور جلد۲ ص۹۹، تفسیر ... مسند احمد جلد۴ ص۲۳۶۔

درسِ حدیث شریف

از قلم منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم
اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتَى
عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ
مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي
آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ
الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ
فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ
هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ
سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا
شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ [1]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میری والدہ محترمہ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت عالیہ میں کب جایا کرتا ہے؟ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا کئی دنوں سے میری حاضری کا کوئی وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں۔ تو وہ مجھ سے خفا ہوئی تو میں نے اپنی والدہ محترمہ سے عرض کیا اب مجھے جانے دیں' میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوتا ہوں' آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں گا اور آپ ﷺ سے عرض کروں گا کہ دعا فرمائیں کہ میں بھی بخشا جاؤں اور میری والدہ محترمہ بھی بخشی جائے۔ (میری اور میری والدہ کے لئے بخشش کی دعا فرمائیں) پھر میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نفل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ آستانہ اقدس کی طرف واپس ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا' آپ ﷺ نے میرے چلنے کی آواز سنی اور فرمایا یہ کون ہے؟ کیا حذیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں حذیفہ ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کیا حاجت ہے؟ (پھر خود ہی ارشاد مبارک فرمایا) غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ "اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ تمہیں بھی بخشے اور تمہاری والدہ کو بھی بخشے"۔ (پھر فرمایا) یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا' اس نے اپنے رب کریم سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ (حضرت سیدہ) فاطمۃ الزہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور (حضرت امام) حسن اور (حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں'۔

یہ حدیث کئی اہم باتوں کا مجموعہ ہے سب سے پہلی بات جو اس حدیث شریف سے واضح طور پر حاصل ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بخشش کی دعائیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کروایا کرتے تھے بلکہ گناہوں کی بخشش اور خیر وبرکت کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے خدمت عالیہ میں ہوا کرتے تھے۔ رب ذوالجلال والاکرام قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد عظیم فرماتا ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ [2] "اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) کے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ (عزوجل) سے معافی چاہیں اور رسول (کریم

[illegible] مشکوٰۃ ... مرقاۃ جلد اص ۳۱۸' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۹۱۔ [2] النساء آیت نمبر ۶۴۔

رؤف و رحیم ﷺ) اُن کے لئے شفاعت فرمائیں (استغفار فرمائیں) تو یقیناً ضرور یہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں گے۔ ۳

اسی طرح برکت کے حصول کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے دُعائیں لیتے تھے۔

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انس (رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کا خادم ہے (آپ ﷺ) اس کے لئے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ ۴

اے میرے اللہ (تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ) اس کو بہت مال اور دولت اور اولاد عطا فرما اور جو تو اس کو عنایت فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ ۵ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے برگزیدہ و محبوب بندوں سے دُعائیں حدیث پاک اور سنت مبارکہ سے ثابت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجیب الدعوات سب کی دُعائیں سنتا ہے جیسا کہ اس کا ارشادِ عظیم ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ ۶ "ہر دُعا کرنے والے کی دُعا کو قبول فرماتا ہوں جب وہ مجھے پکارے"۔

لیکن بزرگانِ دین سے دُعائیں کروانے کی ممانعت کسی آیت قرآنیہ یا حدیث مبارک میں نہیں آئی۔ بلکہ ملاحظہ فرمائیں ربّ ذوالجلال والاکرام قرآن مجید میں اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کو ارشادِ عظیم فرماتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۷

(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) اُن کے مالوں میں سے زکوٰۃ تحصیل فرمائیں جس سے آپ (ﷺ) انہیں ستھرا اور پاکیزہ فرمائیں اُن کے حق میں دُعائے خیر فرمائیں۔ بے شک آپ (ﷺ) کی دُعا اُن کے دلوں میں چین ہے اور اللہ (تبارک و تعالیٰ جل سلطانہٗ) سنتا جانتا ہے"۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے "کتاب الدعوات" میں ایک باب مقرر کیا ہے بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ (اور اُن کے لئے دُعا فرمائیں) اور ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا ہے وَمَنْ خَصَّ اَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهٖ "اور یہ کہ

---

۳ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی شفاعت کارِ برآری کا ذریعہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ سید عالم رؤف و رحیم ﷺ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آ کر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ کو پڑھ کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گنہگار رسول کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول اس کے لئے دُعائے مغفرت کریں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دُعا کریں۔ اس وقت جو لوگ حاضر تھے اُن کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضہ اقدس کے اندر سے یہ آواز آئی قد غفرلک یعنی مغفرت کر دی گئی (بحر محیط) (معارف القرآن جلد ۲ ص ۴۶۰ جمل قرطبی جلد ۳ ص ۲۶۵، بحر محیط جلد ۳ ص ۲۹۶، مدارک جلد ۱ ص ۲۴۲، تفسیر نعیمی جلد ۵ ص ۲۲۳، ضیاء القرآن جلد ۱ ص ۳۶۰۔) ۴ بخاری حدیث نمبر ۶۳۳۴، مسلم ص ۲۱ ـ ۲۴۸۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۸۲۹، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۹۴، ۲۴۸، جلد ۶ ص ۴۳۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۹۶، قرطبی جلد ۲ ص ۳۷ حدیث ۲۷ جلد ۶ ص ۴ حدیث نمبر ۸۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۸۳۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۰۸، دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۱۹۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۲۲۱، مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۴۹، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۲۵۳ حدیث نمبر ۳۸۸۴۔ ۵ آنحضرت ﷺ کی دُعا کا یہ اثر ہوا کہ انس بڑے مالدار اور صاحبِ جائیداد ہو گئے ایک سو بیس سے زیادہ بیٹے اور بیٹیاں اُن کے پیدا ہوئے اور ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا اور ایک سو سات برس عمر پائی" آپ کی دعاؤں کا کیا پوچھنا آپ کے غلاموں کی دُعاؤں میں اللہ نے بڑے بڑے اثر دیئے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ سے ایک پیسہ قرض لے کر اپنے مرشد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو کھانا کھلایا اس وقت حضرت نظام الدین کے پاس سوائے ایک کہنہ اور ایک بوسیدہ کمبل کے کچھ نہ تھا حضرت بابا فرید نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کیا خوش ذائقہ کھانا تو نے کھلایا حالانکہ اس میں ترکاری کی جڑیں اور نمک کے سوا کچھ نہ تھا۔ جا ایک پیسہ میں کیا کھانا کھلاتا پھر فرمایا جا نظام الدین تیرے دسترخوان پر دو وقت چار ہزار آدمی کھانا کھائیں گے۔ ایسا ہی ہوا ان کو فتوحات بے شمار شہر دہلی میں حاصل ہوئیں۔ اور ہر روز دو وقت چار ہزار فقراء اور مساکین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے"۔ (تیسیر القاری شرح بخاری وحید الزماں غیر مقلد جلد ۸ ص ۲۲۸ مع متن) ۶ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۶ ۷ سورۃ توبہ آیت ۱۰۳۔

انسان اپنے تئیں چھوڑ کر دوسرے مسلمان بھائی کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ وقال ابو موسی. قال النبی ﷺ اللّٰھم لعبید ابی عامر اللّٰھم اغفر لعبد اللّٰہ بن قیس ذنبہ ۸ "اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا یا اللہ (جل جلالک) عبید ابو عامر کی بخشش عطا فرما اے اللہ (جل جلالک) حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گناہ بخش دے"۔ حضرت امام بخاری نے یہ باب اگر اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دعا کر کے اپنے تئیں چھوڑ دے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔

(تیسیر الباری جلد ۸ ص ۲۲۵)

اس آیت مبارک سے یہ نورانی عقیدہ اور مسئلہ حاصل ہوا کہ رب ذوالجلال والاکرام جو سب کی دعائیں سنتا ہے وہ خود اپنے پیارے محبوب نبی کریم رؤف ورحیم سے فرما رہا ہے کہ اے محبوب ﷺ آپ ان کے لئے دعا فرمائیں ۹ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب کوئی قوم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس صدقہ یا زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ ﷺ دعا فرماتے اللّٰھم صل علی آل فلان "اے اللہ (جل جلالک) آل فلاں پر رحمت نازل فرما۔ حضرت ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی اللّٰھم صل علی آل ابی اوفی ۱۰ "اے اللہ (جل جلالک) آل ابی اوفیٰ (رضی اللہ عنہ) پر رحمت نازل فرما"۔

کئی مرتبہ رسول کریم رؤف ورحیم خود ہی امت کے لئے اور امت کے دیگر افراد کے لئے دعائیں فرماتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات میں کسی کام کے لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ باہر تشریف لائے۔ اس وقت آپ ﷺ اپنی گود میں کچھ لئے ہوئے تھے مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے؟ پس جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کیا ہے جو آپ ﷺ اپنی نورانی گود مبارک میں لئے ہوئے ہیں؟ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اسے کھولا فاذا الحسن والحسین علی ورکیہ فقال ھذان ابنای وابنا ابنتی "آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں" پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی

اللّٰھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما ۱۱ "اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میں ان دونوں سے محبت فرماتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور جو (میرا امتی) ان سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما"۔

زیر بحث حدیث شریف میں اس ذکر کے بعد کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے عرض کیا میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر آپ کی اور اپنی بخشش کی دعا کرواتا ہوں۔ فرمایا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی بعد ازیں آپ ﷺ نوافل میں مصروف رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی بعد از ادائیگی نماز آپ ﷺ آستانہ قدس

۸ بخاری حدیث نمبر ۶۳۲۳ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۲۶ حدیث نمبر ۱۳۹۲ مسلم حدیث نمبر ۶۴۹۷/۱۹۴۳۔ ۹ بخاری حدیث نمبر ۱۴۹۷ مسلم حدیث نمبر ۱۰۷۸۔ ابو داؤد حدیث نمبر ۱۵۹۰ نسائی حدیث نمبر ۲۴۵۹ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۹۶ مسند احمد جلد ۴ ص ۳۵۳۔۳۵۵ سنن الکبریٰ البیہقی جلد ۲ حدیث ۳۸۲ جلد ۷ حدیث نمبر ۸۔ المعجم الکبیر طبرانی جلد ۱۸ ص ۱۰ مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۴۳ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۷۷۔ ۱۰ ترمذی حدیث نمبر ۳۷۶۹ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۱۶۵ مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۳۵۳ صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۶۹۶۷ کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۲۵۵۔

کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ چلتے چلتے رک گئے اور خود ہی فرمایا مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ یہ کون ہے؟ یہ حذیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے؟ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں پھر میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں حذیفہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا مَا حَاجَتُكَ "تجھے کیا حاجت ہے؟" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خاموش رہا تو آپ ﷺ نے میرا مقصد و مدعا جس کے لئے آج میں حاضر ہوا تھا جان لیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ اللہ (تبارک وتعالیٰ غفور رحیم) تجھے بخشے اور تیری والدہ کو بخشے"۔ ۲؎

پھر آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ "بے شک یہ فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر حاضر نہیں ہوا"۔ ۳؎ پھر آپ ﷺ نے اس فرشتے کے آنے کا سبب بیان فرمایا کہ یہ میری بارگاہ عالیہ میں سلام پیش کرنے کے لئے آیا ہے۔ یہ تو ایک فرشتہ ہے جو آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ اس رات خصوصی طور پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ علامہ حافظ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّيْلِ وَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّهَارِ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ ۱۴؎ "ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر روضہ کی قبر پاک کو گھیر لیتے ہیں اور پر سمیٹ کر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار رات کو آتے ہیں اور ستر ہزار دن کے وقت آتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن جب آپ ﷺ کی قبر مبارک کھلے گی تو آپ ﷺ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے"۔

وہ فرشتہ جو اس رات خصوصی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ سے اجازت لے کر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا اس نے مجھے بشارت دی کہ "آپ ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اس ارشاد پاک میں غیبی خبر ہے جس پر آپ ﷺ کو مطلع فرمایا گیا۔ باذن الٰہی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جنتی لوگوں کا سردار ہے۔

☆☆☆

۱۲ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نور نبوت سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل کی بات جان لی کہ یہ کیوں میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ جب حضور ﷺ پتھر کے دل کی بات جان سکتے ہیں تو انسانوں کے دلوں کی بات سے کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور فرمایا هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ "یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔ ۲؎ بخاری حدیث نمبر ۳۳۶۲ مسلم حدیث نمبر ۳۳۶۴ ۳؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۹ ترمذی حدیث نمبر ۳۷۸۱ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۳۹، ۴۵۱، ۲۲۲ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۱۹۵ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۶۹ ۱۷۰۰۷ مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۱۳ کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۹۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۷۳۵ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۹ حدیث نمبر ۲۰۸۳۔ ۱۳؎ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرشتے کو دیکھ رہے ہیں جبکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر نہیں آ رہے۔ آپ ﷺ علم غیب رکھتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۱۹۰ ترمذی حدیث نمبر ۲۳۱۲ مسند احمد جلد ۵ ص ۱۷۳ ترغیب وترہیب جلد ۴ ص ۲۶۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۴۷ شرح السنۃ جلد ۱۴ ص ۳۷۲ حدیث نمبر ۴۱۷۲ مرقاۃ جلد ۹ ص ۵۲۹)۔ ۱۳؎ آپ ﷺ نے علم غیب کی روشنی میں بے شمار فرشتوں میں سے اس فرشتے کی حاضری کا خصوصی ذکر فرمایا کہ یہ فرشتہ جب سے بنا ہے آج پہلی مرتبہ سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ ۱۴؎ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۱ ص ۲۳۳ دار العلم بیروت)

بخاری شریف (اہلسنت)
بحوالہ
تیسیر الباری (اہلحدیث)

(ادارہ)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طاقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو (یہودیوں کے بہت بڑے عالم حضرت) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) کو خبر پہنچی آپ اپنے باغ کا میوہ چن رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔

اِنِّیْ سَائِلُکَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ ''میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تین باتوں کا سوال کرتا ہوں اور وہ باتیں ایسی ہیں جن کو سوائے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کوئی نہیں جانتا''۔ وہ تین باتیں یہ ہیں۔

فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَھْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا یَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰی اَبِیْهِ اَوْ اِلٰی اُمِّهٖ؟

۱۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟

۲۔ اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہے؟

۳۔ بچے کو اُس کے والد یا والدہ کے مشابہ کون سی چیز کرتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَخْبَرَنِیْ بِهِنَّ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا ''مجھے ابھی ابھی (حضرت) جبرئیل (علیہ السلام) نے خبر دی ہے''۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (حضرت) جبرئیل (علیہ السلام) نے؟ فرمایا ہاں! حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا فرشتوں میں وہ یہودیوں کا دشمن ہے۔ اُس وقت حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارک پڑھی مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِکَ (البقرۃ ۹۷) ''جو جبرائیل (علیہ السلام) کا دشمن ہے بے شک اُس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلب (اطہر) پر قرآن (مجید) نازل فرمایا ہے''۔

پھر فرمایا جواب۔ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ کَبِدِ الْحُوْتِ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ

''(۱) قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی۔ (۲) اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا (جو بہت لذیذ ہوتا ہے) اور (۳) جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ اُسی کی صورت پر کرلیتا ہے۔ اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوتا ہے۔ (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔ اور (پھر عرض کیا) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہودی بڑے بہتان تراش لوگ ہیں۔ اگر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کرنے سے پہلے میرے ایمان کا علم ہوگیا تو مجھ پر بہتان تراشی کریں گے۔

یہودی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے کہا خَیْرُنَا وَ ابْنُ خَیْرِنَا سَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا ''بہت اچھے ہیں اچھے کا بیٹا ہے ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ ''دیکھو تو سہی اگر (حضرت) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) مسلمان ہو جائے''؟ وہ کہنے لگے اللہ (عزوجل) کی پناہ وہ کیوں مسلمان ہونے لگے۔ اُس وقت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہنے لگے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر وہی کہنے لگے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ ''بہت بُرا ہے بُرے کا

ہے اور مجھے کسی بات کا خیال تھا"۔

وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں۔ ۵ "مردود یہودی حضرت جبریلؑ کو اپنا دشمن سمجھتے کیونکہ انہوں نے کئی بار اُن پر عذاب اُتارا۔ بعضوں نے کہا اِس وجہ سے کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ یہودیوں کے راز پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض یہودی بھی عجب بے وقوف لوگ تھے۔ بھلا حضرت جبریلؑ کو دیکھو اور اُن سے دشمنی رکھنا دیکھو۔ تمہاری ہستی ہی کیا وہ ایک پر سے ساری دُنیا کو اُلٹ سکتے ہیں"۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۰ امن وعن) ☆

☆ قارئین کرام! محولہ بالا عبارت پر غور فرمائیں، وحید الزماں صاحب نے اپنی کتاب تیسیر الباری کی جلد ۶ ص ۸ سطر نمبر ۲ میں لکھا ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں "اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ فلاں پیر یا پیغمبر دور یا نزدیک ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں یا ہر بات اُن کو معلوم ہو جاتی ہے۔ یا وہ جو چاہیں سو کر سکتے ہیں تو وہ مشرک ہو گیا"۔ یہاں محولہ بالا عبارت بھی خود ہی لکھی ہے کہ "بھلا حضرت جبریلؑ کو دیکھو اور اُن سے دشمنی دیکھو تمہاری ہستی ہی کیا ہے؟ وہ ایک پر سے ساری دُنیا اُلٹ سکتے ہیں"۔ کیا اب حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قدرت، تصرف اور طاقت ماننے سے شرک نہیں ہوا؟ پھر یہ کہنا کہ انہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی اور انہوں نے کئی بار اُن پر عذاب اُتارا"۔ کیا یہ اختیارات اور طاقتیں حضرت جبریل علیہ السلام کے لئے ماننا شرک نہیں ہیں؟ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ کتنا صاف و شفاف اور نورانی عقیدہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ایک پر مار کر ساری دُنیا اُلٹ دینا یا یہودیوں پر عذاب اُتارنا یا نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھنا اپنی مرضی اور تصرف سے نہ تھا بلکہ رب ذوالجلال والاکرام کے حکم سے تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اُن کی یہ ڈیوٹی لگا رکھی تھی اور اس ڈیوٹی کو نبھانے کے لئے مافوق العقل طاقت اور تصرف خود ربّ کائنات جل جلالہٗ نے ہی انہیں عطا فرمایا تھا۔ اس لئے جب ربّ ذوالجلال والاکرام کسی کو کوئی طاقت، رتبہ، تصرف اور عظمت عطا فرمائے تو اِس کا ماننا عین توحید ہے۔ اسے شرک سمجھنا انتہائی بے علم ہونے کی دلیل ہے۔ ایسے ہی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کے تصرفات اور اختیارات بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے ہی عطا کردہ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ جس کو جو بھی قوت، عظمت اور تصرف ملا ہے وہ ربّ کائنات جل جلالہٗ ہی کا عطا کردہ ہے۔ اس لئے کسی نبی علیہ السلام یا فقیر کا دور و نزدیک سے دیکھ سن لینا کسی طرح بھی شرک کی فہرست میں نہیں آتا۔ یہ سب عطائے خداوندی ہے۔ جس کو چاہے نواز دے۔ خالق کائنات جل جلالہٗ پر کسی غیر مقلد یا مقلد کا کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا۔ اللہ جل جلالہٗ اللہ جل جلالہٗ ہی ہے۔ آج کی دُنیا تسخیر کائنات کے میدان میں کہیں آگے جا چکی ہے جبکہ غیر مقلدین حضرت کو مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے سے ہی فرصت نہیں۔ العیاذ باللہ (م۔ی)

۵ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں "جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے"۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۰ امن وعن) ☆

☆ کیا بات ہے! ماننے پر آئیں تو "مرد کے پانی" کی طاقت کو مان لیں نہ مانیں تو سیدالانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمتوں اور کمالات کو بھی نہ مانیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُمت مسلمہ کو اِن لوگوں کی ایسی سوچ اور فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

۵ جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوالات کے جوابات عنایت فرما دیئے تو یہودیوں کے بہت بڑے عالم دین حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ ☆

☆ مذکورہ بالا تینوں باتوں کا تعلق علم غیب سے ہے۔ وہ کیا وقت تھا کہ جب کافر لوگ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے "علم غیب" کی بات سنتے تھے تو وہ مسلمان ہو جاتے تھے مگر آج

---

۵ تیسیر الباری جلد ۶ ص ۹ بخاری جلد ۲ ص ۱۴۳ شرح السنہ جلد ۵ ص ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۲۶۳۔

کچھ ایسے لوگ مسلمانوں میں گھس گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے "علم غیب" کو ماننا تو وہ شرک وکفر ہو جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے ان بے چارے لوگوں کو لفظ "نبی" کے معنی بھی نہیں آتے۔ اللہ کریم (جل جلالہ) سمجھ عطا فرمائے کہ "نبی" تو کہتے ہی اُسے ہیں جو "غیب کی باتیں بتائے"۔ (The Communicator of hidden news) اور یہ علم غیب تمام کا تمام علیم وخبیر رب کریم کی عطا ہے۔ جس پر کلمہ پڑھنے والا حد نہیں لگا سکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم ہر مسلمان کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی الانبیاء ﷺ کی عظمتوں، رفعتوں اور علوم کے ماننے والوں کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ جل شانہٗ کے بندوں کی شان:

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لوگوں نے لڑکی کے قبیلے والوں سے معافی چاہی لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہ دی پھر حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لوگوں نے کہا اچھا دیت لے لو۔ انہوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ وہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور قصاص کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے قانون اور اصول کے مطابق قصاص کا فیصلہ دیا۔ حضرت انس بن نضر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا؟ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُهَا "قسم اس پروردگار کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے یہ تو کبھی نہ ہوگا اور حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت قصاصاً نہیں توڑا جائے گا۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اے انس (یہ تو کیا کہتا ہے) اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے۔ پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ (فیصلہ ہو جانے کے بعد) لڑکی والوں نے معاف کر دیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ "اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے کسی فعل پر قسم کھا لیں (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ کر کے قسم کھا بیٹھیں) تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی قسم کو سچی کر دیتا ہے (وہی کر دیتا ہے جو وہ کہیں)"۔ ○

○ "جیسے انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ ربیع کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا بظاہر اس کی اُمید نہ تھی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھیے لڑکی کے وارثوں کا دل ایک دم پھیر دیا اور انہوں نے قصاص معاف کر دیا۔[1] (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۱۴۳ من وعن)

[illegible] حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا مقصد آپ ﷺ کے حکم کا انکار نہ تھا بلکہ اُن کا مقصد آپ ﷺ کی شفاعت تھی۔ (عمدۃ القاری جلد ۹ جز ۱۸ ص ۱۰۲) بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے بذریعہ الہام خبر دی کہ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس حدیث شریف سے حضرت انس بن نضر (رضی اللہ عنہ) کی کرامت ظاہر ہوتی ہے۔ (تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۶۳۰)۔ چونکہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے عدل فرمانا تھا اس لئے آپ ﷺ نے انصاف کے تقاضوں کے مطابق دانت کے بدلے دانت کے (قصاص) کا فیصلہ سنایا۔ دوسری طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے وارثوں کے دلوں میں نرمی پیدا فرما دی اور انہوں نے معاف کر دیا اور رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے بندے کی قسم کی لاج رکھ لی اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کی فضیلت میں سنہری ارشاد مبارک جاری فرما دیا۔ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ [2] تاکہ قیامت تک اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کی عظمت کی سند قائم ہو جائے۔ (م۔ا۔ی)

---

[2] مسند احمد جلد ۳ ص ۱۲۸، ۲۸ سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۸ ص ۲۳، ۲۵۔ شرح السنہ جلد ۵ ص ۳۸۵ بخاری جلد ۲ ص ۶۴۳، ۲۴۰ مسلم جلد ۲ ص ۵۹۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا مشاہدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ۱؎ "جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کے پیدا ہونے کے وقت شیطان چھوتا ہے تو شیطان کے چھونے سے چلا کر رونے لگتا ہے۔ ایک مریم علیہا السلام اور اُن کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطان نے نہیں چھوا"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث شریف بیان فرمانے کے بعد لوگوں سے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت مبارک پڑھو وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ "اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

۞ ولیہ کی دعا قبول ہوئی

یہ کلمہ حضرت مریم کی ماں نے کہا تھا اللہ نے اُس کی دعا قبول کی۔ مریم اور عیسیٰ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچا لیا۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴ من وعن)

قیامت کے دن کی خبر غیب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ حَلَفَ يَمِيْنَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ۲؎ "جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ملے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس پر غصے ہوگا"۔ پھر اسی فرمان کی تصدیق اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۳؎ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ (آل عمران ۷۷)

"بے شک جو لوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑے داموں میں بیچ ڈالتے ہیں اُن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہ تو اُن سے بات چیت فرمائے گا نہ اُن کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۞

۞ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۵) ☆

☆ قرآن مجید غیبی خبروں کا خزانہ ہے اور محبوب کریم رؤف ورحیم ﷺ بھی کا ہے بگاہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غیبی خبریں عطا فرماتے تھے۔

(صفحہ نمبر ۴ کا بقیہ)

نئے تیار ہیں جس سے اُن کا اقتدار یقینی ہو جائے۔ ملک کی سلامتی اور وقار کی کوئی پرواہ نہیں۔ حکمرانوں کے اس طرز عمل سے لوگوں کے ذہنوں میں یہ شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ یا تو ہمارے حکمران عقل وفہم سے عاری ہیں یا اُن کو ملک وملت سے کوئی وفاداری نہیں۔ ورنہ بھارت کے منفی اور مکروہ عزائم ظہر من الشمس ہیں۔

لہٰذا حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ آوازِ خلق پر کان دھریں اور ہوش کے ناخن لیتے ہوئے بھارت کے ساتھ کسی بھی قسم کے روابط کو مسئلہ کشمیر اور دیگر قومی معاملات کے مثبت حل سے مشروط کریں۔ بصورت دیگر بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینا نہ صرف حماقت ہوگی بلکہ تحریک آزادی اور شہدائے کشمیر کے خون کے ساتھ غداری ہوگی۔ جس کو پاکستانی قوم ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

میر بھی کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

۱؎ بخاری جلد ۲ ص ۴۵۱، تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴ ۲؎ بخاری جلد ۲ ص ۴۵۲ ۳؎ تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۵۔

شہادتِ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

ترتیب علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سید الشہداء حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ۵ شعبان المعظم ۴ھ کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کان میں اذان دی، منہ میں لعاب دہن شریف ڈالا اور آپ کے لیے دعا فرمائی پھر ساتویں دن آپ کا نام "حسین" (رضی اللہ عنہ) رکھا اور عقیقہ کیا۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب "سبط رسول" و "ریحانہ رسول" ہے۔ حدیث شریف میں ہے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کا نام شبر و شبیر رکھا اور میں نے اپنے بیٹوں کا نام انہیں کے نام پر حسن اور حسین رکھا۔

نام

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب (حضرت سیّدنا امام) حسن (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا، میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، آپ نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا "حرب" نام رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حرب" نہیں بلکہ اس کا نام "حسن" ہے۔ پھر جب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، آپ نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "حرب" نام رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا نام "حسین" رکھو۔ جب تیسرے شہزادے پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، آپ نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "حرب" نام رکھا ہے، حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حرب" نہیں بلکہ اس کا نام "محسن" ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ سَمَّیْتُھُمْ بِاَسْمَاءِ وُلْدِ ھٰرُوْنَ شَبَّرُ وَ شُبَیْرُ وَ مُبَشِّرُ۔ "میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام شبر، شبیر اور مبشر تھے۔"

اسی لیے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شبر و شبیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ سُریانی زبان میں شبر و شبیر اور عربی زبان میں حسن و حسین دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِسْمَانِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ "حسن اور حسین جنتی ناموں میں سے دو نام ہیں۔" عرب کے زمانہ جاہلیت میں یہ دونوں نام نہیں تھے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ خواب کی تعبیر ہیں

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت لبابہ عامریہ رضی اللہ عنہا، جن کی کنیت امّ الفضل ہے، کے خواب کی تعبیر ہیں۔ یہ خواب صاحب مشکوٰۃ نے مناقب اہل بیت کے باب کی تیسری فصل کی تیسری حدیث مبارکہ میں حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ کی کتاب دلائل النبوۃ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت امّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلُمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ "میں نے رات ایک بہت مکروہ خواب دیکھا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کیا وہ بہت سخت خواب ہے فرمایا بتاؤ تو سہی۔ عرض کیا کَاَنَّ قِطْعَۃً مِّنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم [۳] "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹا ہے اور میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] درس المنثور ص ۱۲ چھ پر ... ص ۲۱۴ حیاء ... کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۶۹۲ تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۴ ص ۲۰۳ [۲] صواعق محرقہ ص ۸

[۳] مشکوٰۃ ص ۵۷۲ مستدرک جلد ۳ ص ۱۷۶ دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۶ ص ۴۶۹ کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۳۳ فتح الباری جلد ۱ ص ۲۰۹، ۲۱۰

نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (حضرت) فاطمۃ (الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ایک لڑکے کو جنم دے گی اور وہ تیری گود میں آئے گا۔ چنانچہ (حضرت) فاطمۃ (الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) کو جنم دیا (اُم فضل فرماتی ہیں) پھر وہ میری گود میں آیا جیسے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا تھا۔

آپ کی شہادت کی شہرت

سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہو گئی۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی حضرت فاطمۃ الزہراء اور دیگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم واہل بیت کے جاں نثار بھی لوگ آپ کے زمانہ شیر خوارگی ہی میں جان گئے تھے کہ یہ فرزند ارجمند ظلم وستم کرنے والوں کے ہاتھوں شہید کیا جائے گا جیسا کہ اُن احادیث کریمہ سے ثابت ہے جو آپ کی شہادت کے بارے میں وارد ہیں۔

ارضِ طف

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ابْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَآءَ نِیْ بِھٰذِہٖ التُّرْبَۃِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّھَا مَضْجَعُہٗ ۳؎ "مجھے (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے خبر دی کہ میرا بیٹا (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) میرے بعد "ارضِ طف" میں شہید کیا جائے گا۔ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے اُس مقام کی یہ مٹی لا کر دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ زمین (امام حسین رضی اللہ عنہ کی) شہادت گاہ بنے گی"۔

ابن السکن اور محی السنۃ بغوی نے کتاب "الصحابہ" اور ابونعیم نے طریق ثخیم کے مطابق نقل کیا ہے کہ

حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضٍ یُقَالُ لَھَا کَرْبَلَاءُ فَمَنْ شَھِدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْہُ ۵؎ "میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا (حسین رضی اللہ عنہ) جس جگہ شہید کیا جائے گا اُس کا نام کربلا ہے۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے اُس وقت وہاں حاضر ہو وہ اُن کی ضرور مدد کرے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارش کے فرشتہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کیلئے خداوند قدوس جل جلالہ سے اجازت طلب کی، جب وہ فرشتہ اجازت ملنے پر بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا تو اُس وقت حضرت (سیدنا امام) حسین رضی اللہ عنہ آئے اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے تو آپ ﷺ اُن کو چومنے اور پیار کرنے لگے۔ فرشتہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہاں! اُس نے کہا اِنَّ اُمَّتَکَ سَتَقْتُلُہٗ "آپ کی اُمت (حضرت) حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے گی"۔ اگر آپ چاہیں تو میں اُن کی قتل گاہ (کی مٹی) آپ ﷺ کو دکھا دوں۔ پھر وہ فرشتہ سرخ مٹی لایا جسے اُم المؤمنین حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے میں لے لیا ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اے اُم سلمیٰ! جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ میرا بیٹا حسین شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اُس مٹی کو شیشی میں بند کر لیا جو (حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے دن خون بن گئی۔ ۶؎

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے موقع پر کربلا سے گزر رہے تھے کہ ٹھہر گئے

۳؎ طبرانی جلد ۳ ص ۱۰۳، کنز العمال جلد ۱۳ ص ۱۲۶-۱۲۳۔ ۵؎ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۱۹۹، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۳ حدیث نمبر ۳۴۳۵۲، تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۴ ص ۳۳۹-۳۳۷۔ ۶؎ صواعق محرقہ ص ۸۔

اور اس زمین کا نام دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا اس زمین کا نام کربلا ہے۔ کربلا کا نام سنتے ہی بہت روئے۔ پھر فرمایا کہ ایک روز میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو تو دیکھا کہ آپ ﷺ رو رہے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ابھی میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے خبر دی اِنَّ وَلَدِیْ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّی الْفُرَاتِ بِمَوْضِعٍ یُقَالُ لَهٗ کَرْبَلَاءُ ۷
"میرا بیٹا (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) دریائے فرات کے کنارے اس جگہ پر شہید کیا جائے گا جس کو کربلا کہتے ہیں"۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں (حضرت) حسن (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) کو لے کر حضور پرنور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا حضور ﷺ یہ آپ ﷺ کے دونوں نواسے ہیں انہیں کچھ عطا فرمائیے تو حضور ﷺ نے فرمایا اَمَّا حَسَنٌ فَلَهٗ هَیْبَتِیْ وَسُؤْدَدِیْ وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَلَهٗ جُرْاَتِیْ وَجُوْدِیْ ۸
"حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) کے لئے ہیبت وسیادت ہے اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) کیلئے میری جرأت وسخاوت ہے"۔

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور پرنور سید کائنات ﷺ کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی بار بار اطلاع دی گئی اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے بھی اس کا بار بار ذکر فرمایا اور یہ شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے عہد طفلی ہی میں خوب مشہور ہو چکی تھی اور سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کے شہید ہونے کی جگہ کربلا ہے بلکہ وہ اس کے چپہ چپہ کو پہچانتے تھے اور انہیں خوب معلوم تھا کہ شہداء کربلا کے اونٹ کہاں باندھے جائیں گے، ان کا سامان کہاں رکھا جائے گا اور ان کے خون کہاں بہائے جائیں گے؟

مختلف احادیث میں وحی جلی کے ذریعے اس بات کے بارے میں پیشگی طور پر مطلع کر دیا گیا کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جائے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اتنے واضح الفاظ میں اس بات کی تشہیر کر دی گئی تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے امیر المومنین حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدہ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دعا کیوں نہ فرمائی۔ جب کہ حدیث شریف میں ہے لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔
"تقدیر نہیں ٹلتی مگر دعا سے"۔ ۹

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اگر چاہتے تو دعا فرما کر تقدیر میں تبدیلی کروا سکتے تھے مگر آپ ﷺ مشیت ایزدی پر راضی تھے اور راضی برضا تھے۔

جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کو فرماتا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ؕ جن کا حکم بحر وبر میں نافذ ہے، جنہیں شجر وحجر سلام کرتے ہیں، چاند جن کے اشاروں پر چلا کرتا ہے، جن کے حکم سے ڈوبتا ہوا سورج پلٹ آتا ہے بلکہ بحکم الٰہی کونین کے ذرہ ذرہ پر جن کی حکومت ہے، وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیارے نواسے کے شہید ہونے کی خبر پا کر آنکھوں سے آنسو تو بہاتے ہیں مگر نواسے کو بچانے کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا نہیں فرماتے اور نہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت نے تو دل وجگر پارہ پارہ کر دیا۔ آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ خدائے عزوجل حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس حادثے سے محفوظ رکھے۔ اہل بیت، ازواج مطہرات اور صحابہ کبار

۷ ایضا ۸ شرف المؤبد ص ۲۷۔ ۹ مسند احمد جلد ۸ ص ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۷ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ ص ۴۴۴، درمنثور جلد ۱ ص ۱۹۵، جلد ۳ ص ۲۲۷، کنز العمال جلد ۲ ص ۶۸، ۶۲ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۴۹۳ طبرانی کبیر جلد ۲ ص ۹۷، جلد ۶ ص ۳۰۸۔

رضی اللہ عنہ سب لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر سنتے ہیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں کوئی دُعا کی درخواست پیش نہیں کرتا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا حال یہ ہے کہ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بچانے کے لئے دُعا نہیں فرمائی اور نہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اِس کے بارے میں دُعا کرنے کی درخواست پیش کی بصرف اِس لئے کہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا امتحان ہو اُن پر تکالیف ومصائب کے پہاڑ ٹوٹیں اور وہ امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے پیارے ہوں کہ اب نبی کوئی ہو نہیں سکتا تو نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اُسی طرح بلند سے بلندتر ہوجائے اور رضائے الٰہی حاصل ہونے کے ساتھ دنیا وآخرت میں اُن کی عظمت ورفعت کا بول بالا بھی ہوجائے۔

بعض لوگ یزید پلید کی حمایت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرتے ہوئے زبانِ طعن دراز کرتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے حکومتِ وقت کی اطاعت نہ کرکے "فساد" پیدا کیا اور "بغاوت" کی۔

ایسی باتیں کرنے والے اس حقیقت سے ناآشنا ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ تو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اُن کی طرف "فساد" اور "بغاوت" کی نسبت کرنا ہی حرام ہے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو "فسادی" کہنا اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی توہین اور قرآن مجید کی تکذیب کرنا ہے۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بارگاہ خداوندی میں گذارش کی تھی۔ اے میرے اللہ جل جلالہٗ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت فرما۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ نے نہ صرف یہ کہ اُن کو اپنی محبت سے نوازا بلکہ جنت کے جوانوں کا سردار بھی بنادیا۔

میدانِ کربلا میں یزیدی فوجوں کے مقابلے میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ڈٹ جانا سچائی تقوے اور حقانیت کی دلیل ہے۔

کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بیٹے کو کربلا میں شہید کیا جائے گا جو کوئی اُس موقع پر موجود ہو وہ میرے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدد کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان قرآنِ مجید کی آیتِ مبارک کی روشنی میں دیکھا جائے جس میں فرمانِ خداوندی ہے کہ "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ ۲)" "اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے کرسی (اقتدار) کی خاطر اپنی جان قربان کردی۔ یہ بات اگر پاکستانی معاشرے کا کوئی فرد کہے تو حیرت ہوتی ہے کیونکہ کرسی کے لئے صرف حاکمِ وقت کی ہاں میں ہاں ملانے کی ضرورت ہوتی ہے یہ کھیل تنا مبہم ہے جس میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی پاکیزہ وعظیم شخصیت کو ملوث کرنا انتہائی ظلم اور ناانصافی ہے۔ بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والی بات ہے کہ جس ہستی کو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کے جوانوں کا سردار نامزد کر رہا ہو اور جس سے نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم محبت فرماتے ہوں وہ کرسی (اقتدار) کے لالچ میں سارے کا سارا کنبہ کیسے شہید کرواسکتا ہے؟

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زندگی کے اِس افاقی پہلو کو بدیں الفاظ "کشف المحجوب" شریف میں بیان فرمایا

گیا ہے۔

''ودی از محققان اولیاء بود وقبلہ اہل صفا ... تا حق ظاہر بود مرحق را متابع بود چوں حق مفقود شد شمشیر برکشید وتا جان عزیز فدای خدای عزوجل نکرد نیارامید''۔

''حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جو محققان اولیاء کرام سے ہیں اور قبلہ اہل صفا ہیں جب تک حق ظاہر رہا حق کی متابعت کرتے رہے اور جب حق مفقود ہوا تو تلوار اُٹھائی یہاں تک کہ اپنی جاں عزیز کو بارگاہِ الٰہی میں فدا کر دیا اور جب تک جان فدا نہ فرما دی آپ نے آرام نہ فرمایا''۔

اس واقعہ فاجعہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب ﷺ کو انتہائی تکلیف ہوئی اور مشیت ایزدی بھی یہ دردناک منظر ملاحظہ کرتی رہی کہ کس طرح نبی آخر الزماں ﷺ کے پیارے نواسے (رضی اللہ عنہ) کو کس بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اس عظیم سانحہ کے بعد خواب میں پریشان حالت میں دیکھا جس کا ذکر احادیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے دوپہر کے وقت خواب میں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دیکھا کہ نورانی بال مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور گرد وغبار بھی پڑا ہوا ہے۔ اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک شیشی ہے، میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں یہ کیا ہے؟

قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاَحْصَى ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ ۞ ''فرمایا یہ (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے آج میں اس خون کو اُٹھاتا رہا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تعالیٰ فرماتے ہیں) میں وہ وقت ذہن میں رکھے رہا میں نے یہ وقت قتل کا پایا''۔

حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کونسی چیز آپ کو رُلا رہی ہے فرمانے لگیں رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا ۞

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یعنی خواب میں کہ آپ ﷺ کے سرانور اور ریش مبارک پر مٹی ہے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ﷺ کا یہ کیا حال ہے۔ فرمایا قتل گاہ حسین (رضی اللہ عنہ) میں حاضر تھا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص (جس کا تعلق کوفہ، عراق سے تھا) نے پوچھا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا کہ اگر احرام والا مکھی کو مار ڈالے (تو اس پر کچھ فدیہ ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا عراق والے مکھی کے مار ڈالنے کا پوچھتے ہیں

وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ۞

''اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نواسے (حضرت سیّدنا امام) حسین رضی اللہ عنہ کو انہوں نے (بے دریغ) شہید کر ڈالا۔ (اللہ جل جلالہ کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ نبی کریم رؤف ورحیم

۞ مشکوٰۃ ص ۵۷۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۸۳، ۲۴۳، دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۴۷۱، البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۲۳۱۔ ۞ ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۸، مشکوٰۃ ص ۵۷۲، تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۴۲، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۳۱، در منثور جلد ۵ ص ۹۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۹۹، طبرانی صغیر جلد ۵ ص ۲۰۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۹۶، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، مرآۃ جلد ۸ ص ۴۴۸، ابن ماجہ ص ۳)۔ ۞ بخاری جلد ۱ ص ۵۳۰، تیسیر الباری جلد ۵ ص ۸۴، فتح الباری جلد ۷ ص ۹۵، عمدۃ القاری جلد ۸ جز ۱۶ ص ۲۴۴، تفہیم البخاری جلد ۵ ص ۲۱۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۸۵، ۹۳، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۰۰، مشکوٰۃ ص ۵۶۹، الادب المفرد ص ۶ (بیروت) ص ۳۲ (سانگلہ ہل)، ترمذی جلد ۲ ص ۸، اشعۃ اللمعات جلد ۵ ص ۴، جلد ۵ ص ۶۱۵، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۱۴ حدیث نمبر ۳۴۲۵۶۔

عنہما سے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

یقیناً امام حسین رضی اللہ عنہ کو غلطی پر کہنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید اور احادیث سب کے خلاف قاتلوں کے وکیل ہیں۔ یہ لوگ اس فانی دنیا میں عوام الناس کے ایمان کو خراب کر رہے ہیں کل سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس منہ سے جائیں گے۔

یقیناً یزیدی فوجوں کی حمایت کرنے والے جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی جنگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور جس کی جنگ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو ملاحظہ ہو۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ۔ [۲] "فرمایا (حضرت) علی، فاطمہ، حسن، حسین (رضی اللہ عنہم) جو ان سے لڑے میں ان سے لڑنے والا ہوں اور جو ان سے صلح کرے میں اس سے صلح کرنے والا ہوں"۔

کاش وہ لوگ جنہوں نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلا کر خود ہی شہید کر دیا انہوں نے اور آج قاتلانِ حسین (رضی اللہ عنہ) کی حمایت کرنے والوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک پڑھی ہوتی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کعبۃ اللہ کا باب مقدس پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ [۳]

"خبردار آگاہ رہو کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح (علیہ السلام) کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا"۔

شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر وحی کے ذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کے ذریعے نازل ہوا۔ پھر مقام شہادت کا تعین اور نشاندہی فرمائی گئی، اس جگہ کا نام بتا دیا گیا، پھر شہادت کا وقت، زمانہ اور تاریخ بھی بتا دی گئی کہ وہ ۶۰ھ کے آخر اور ۶۱ھ کے شروع میں واقع ہو گی۔

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلائے مقام پر شہید کیا گیا۔ آپ کی شہادت کا واقعہ بہت طویل اور دلسوز ہے جس کو لکھنے اور سننے کی دل میں طاقت نہیں ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۱۶ اہل بیت (گھر کے لوگ) شہید ہوئے جبکہ کل ۷۲ افراد شہید ہوئے۔ وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَكَثَتِ الدُّنْيَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَالشَّمْسُ عَلَى الْحِيطَانِ كَالْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ وَالْكَوَاكِبُ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَكَانَ قَتْلُهُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَاحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَاءِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ بَعْدَ قَتْلِهِ ثُمَّ لَا زَالَتِ الْحُمْرَةُ تُرَى فِيهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَلَمْ تَكُنْ تُرَى فِيهَا قَبْلَهُ آپ کی شہادت کے بعد سات دن تک اندھیرا چھایا رہا۔ دیواروں پر دھوپ کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور بہت سے ستارے بھی ٹوٹے۔ آپ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو واقع ہوئی۔ آپ کی شہادت کے دن سورج گہن میں آ گیا تھا مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے۔ بعد میں رفتہ رفتہ وہ سرخی جاتی رہی۔ البتہ افق کی سرخی جس کو شفق کہا جاتا ہے آج

۱؎ مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۴۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۲، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۳۱، در منثور جلد ۵ ص ۱۹۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۶۹، طبرانی صغیر جلد ۵ ص ۳۰۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۹۶، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، مرآۃ جلد ۸ ص ۴۶۸، ابن ماجہ ص ۱۲ ۔ ۳؎ مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۵۰، مشکوٰۃ ص ۵۷۳، کنز العمال شریف ۳۴۱۴۴۔

تک موجود ہے یہ سرخی شہادت حسین ؑ سے پہلے موجود نہیں تھی۔ وَقِيلَ إِنَّهُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ وَصَارَ الْوَرْسُ الَّذِي فِي عَسْكَرِهِمْ فَكَانُوا يَرَوْنَ فِي لَحْمِهَا مِثْلَ النِّيرَانِ وَطَبَخُوهَا فَصَارَتْ مِثْلَ الْعَلْقَمِ وَتَكَلَّمَ رَجُلٌ فِي الْحُسَيْنِ بِكَلِمَةٍ فَرَمَاهُ اللَّهُ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَاءِ فَطَمَسَ بَصَرَهُ ۱۳ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ شہادت حسین ؑ کے دن بیت المقدس میں جو پتھر بھی اُٹھایا جاتا تھا اُس کے نیچے تازہ خون نکلتا تھا۔ عراقی فوج نے جب اپنے اُونٹ ذبح کیے تو اُس کا گوشت آگ کی طرح سرخ بن گیا اور جب اُس کو پکایا تو وہ کڑوا ہو گیا۔ ایک شخص نے حضرت امام حسین ؑ کو سب و شتم کیا تو بحکم الٰہی آسمان سے ستارے ٹوٹے اور وہ اندھا ہو گیا۔

قصر امارت کوفہ

شعبی، عبدالملک بن عمر اللیثی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کوفہ کے دارالامارت میں دیکھا کہ حضرت امام حسین ؑ کا سر مبارک عبیداللہ بن زیاد کے سامنے ایک ڈھال پر رکھا ہوا تھا۔ پھر اسی قصر امارت میں کچھ دنوں کے بعد عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار بن عبید کے سامنے رکھا ہوا دیکھا پھر کچھ عرصہ بعد مختار بن عبید کا سر مصعب بن زبیر کے سامنے اسی قصر میں رکھا ہوا دیکھا اور کچھ مدت کے بعد مصعب بن زبیر کا کٹا ہوا سر عبدالملک کے سامنے رکھا ہوا دیکھا۔ جب میں نے یہ قصہ عبدالملک کو سنایا تو انہوں نے اس دارالامارت کو نحس سمجھ کر چھوڑ دیا۔ ۱۵

حضرت امام حسین ؑ کی شہادت پر جنات بھی روئے

ابونعیم نے دلائل میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے شہادت حضرت امام حسین ؑ پر جنات کو اشکباری اور روتے دیکھا۔ ثعلب نے امالی میں ابی جناب کلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میں نے کربلا میں جا کر ایک معزز عرب سے دریافت کیا کہ کیا تم نے جنات کو گریہ و زاری کرتے سنا ہے؟ اس نے کہا کہ تم جس سے چاہو پوچھ لو یہ گریہ و زاری ہر ایک نے سنی ہے۔ میں نے کہا جو کچھ تم نے سنا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں نے جنات کی زبانی یہ اشعار سنے ہیں۔

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ ۱۶

جس کی پیشانی پر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک پھیرا ہے اُن کے رخساروں پر بہت چمک تھی اُن کے والدین قریش کے اعلیٰ خاندان سے تھے اور اُن کے جد تمام اجداد سے بہتر تھے۔

جب حضرت امام حسین ؑ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ شہید ہو چکے تو ابن زیاد نے اُن تمام شہدا کے سروں کو یزید کے پاس دارالسلطنت میں بھیج دیا۔ یزید ان سروں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

یزید کو "امیرالمومنین" کہنے پر دُرّوں کی سزا

نوفل بن ابوالفرات کہتے ہیں کہ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيدَ فَقَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ تَقُولُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ عِشْرِينَ سَوْطًا ۱۷ میں ایک روز حضرت عمر بن عبدالعزیز (اموی) علیہ الرحمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا یزید کا کچھ ذکر آ گیا ایک شخص نے یزید کا "امیرالمومنین" یزید بن معاویہ کہہ کر نام لیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے اُس شخص سے کہا کہ تو اُسے "امیرالمومنین" کہتا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ یزید کو "امیرالمومنین" کہنے پر اس شخص کو کوڑے لگائے جائیں۔

۱۳ تاریخ خلفاء ص ۱۶۵ (عربی)۔ ۱۵ تاریخ الخلفاء ص ۲۶۵ ۱۶ تاریخ الخلفاء ۲۶ ۱۷ تاریخ الخلفاء ص ۲۶۔

مدینہ منورہ پر حملہ اور قتل و غارت

۶۳ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ اُس پر خروج کی تیاری کر رہے ہیں اور اُنہوں نے اُس کی بیعت توڑ دی ہے۔ یہ سن کر اُس نے ایک بڑا بھاری لشکر اہل مدینہ کی طرف روانہ کیا۔۱۸ اور مدینہ والوں سے اعلانِ جنگ کر دیا۔ یہاں لوٹ مار کرنے کے بعد یہی لشکر مکہ معظمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی کے لئے بھیج گیا اور یہ واقعہ حرہ باب طیبہ پر وقوع ہوا۔ واقعہ حرہ کی کیفیت حسن مُرّہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ پر لشکر کشی ہوئی تو مدینہ منورہ کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اس لشکر سے بچا ہو رہا ہو۔ ہزارہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان لشکریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، مدینہ شریف کو خوب لوٹا گیا۔ ہزاروں باکرہ لڑکیوں کی بکارت زائل کی گئی (اُن کے ساتھ مدینۃ النبی میں زنا بالجبر کیا گیا)۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کو ڈرائے گا اور اُس شخص پر اللہ (تبارک و تعالیٰ)، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ (مسلم) اہل مدینہ شریف نے یزید سے خلع بیعت یوں کیا کہ یزید گناہوں اور فواحش میں بُری طرح پھنس گیا تھا۔ واقدی، عبداللہ بن حنظلہ الغسیل امین ملکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے یزید پر حملہ کی ہم نے اُس وقت تیاری کی جب ہم کو یقین ہو گیا کہ اب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔

مکہ مکرمہ پر چڑھائی اور کعبۃ اللہ کی بے حرمتی

ذہبی علیہ رحمہ کہتے ہیں کہ یزید نے اہل مدینہ شریف کے ساتھ یہ معاملہ کیا کہ اُن کے گھر بار اور عزت و ناموس کو لوٹا اور شراب و دیگر منکرات کا تو وہ پہلے ہی سے عادی تھا۔ اس صورتحال سے مکہ مکرمہ کے تمام لوگ برافروختہ ہو گئے اور چاروں طرف سے اُس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگیں اور سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مدینہ طیبہ کی بے حرمتی اور بربادی اُن سے برداشت نہ ہوئی۔ اِدھر اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی عمر بھی تھوڑی رکھی تھی۔ چنانچہ مدینہ منورہ کی غارت گری کے بعد اُس نے اپنا لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیج دیا۔ (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے) راستے میں لشکر کا سپہ سالار مر گیا۔ یزید نے فوراً دوسرا سپہ سالار نامزد کر دیا جب یہ یزیدی لشکر مکہ معظمہ میں داخل ہوا تو اُس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔ جہاں تک بن پڑا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس لشکر کا مقابلہ کیا۔ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ محصور تھے اس لئے آپ پر منجنیق سے پتھر برسائے گئے۔ اُن پتھروں کے شراروں سے کعبہ شریف کا پردہ جل گیا۔ کعبہ شریف کی چھت اور اُس دنبہ کا سینگ جو بطور فدیہ حضرت اسماعیل علیہ السلام جنت سے بھیجا گیا تھا اور وہ کعبہ شریف کی چھت میں آویزاں تھا سب کچھ جل گیا۔ اسی سنگ زدگی کے باعث اس کو "واقعہ حرہ" کہتے ہیں واقعہ حرہ صفر ۶۳ھ میں پیش آیا اور ماہ ربیع الاول ۶۴ھ کی آخری تاریخوں میں ملک الموت نے یزید کو آ دبوچا اور دنیا اُس کے وجود سے پاک ہو گئی۔ یہاں مکہ معظمہ میں یزیدی لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے برسرپیکار تھا کہ عین کارزار میں یہ خبر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنچی اُس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اے شامیو! تمہارا گمراہ کرنے والا مر گیا۔ یہ خبر جب شامی لشکر میں عام ہوئی تو تمام لشکر بھاگ کھڑا ہوا اور اُس نے سخت ذلت اُٹھائی۔ لوگوں نے لشکر کا تعاقب کیا اور جو کچھ کر سکتے تھے وہ کیا۔۹

واقعہ:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

(باقی صفحہ نمبر ۳۲ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

۱۸ ... سپہ سالار حصین بن نمیر تھا۔ مدینہ منورہ کو لوٹ کر اور تین دن بے حرمتی کے بعد مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو کر راستے میں مر گیا۔ ۱۹ تاریخ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ
وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ ﷺ

یااللہ جل جلالہٗ یارسول اللہ ﷺ

Supreme Quality

FOUR SEASON FASHION

ہر قسم کی لیڈیز سوٹنگ ایمبر ایڈری اور سیکونس ورائٹی دستیاب ہے

اچھا کپڑا نئے ڈیزائن

ہر موسم کی مناسبت سے ورائٹی دستیاب ہے

80-P.S، شاہ عالم بازار، اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور۔

حاجی محمد ریاض
042-37634970
محمد یونس یوسفی
0333-4230889

بوٹے دا ہوٹل

کم خرچ بالانشین

اعلیٰ کھانے صاف ستھرا ماحول

مقامی اور بیرونی حضرات کی خدمت کیلئے

پتہ۔ بوٹے دا ہوٹل متصل نوری جامع مسجد
بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

نگینہ ٹریڈرز

سٹاکسٹ

کنٹریکٹر، ریڈی میڈ، سپیئر پارٹس، بکل، گارمنٹس،
ایسریز، گروسری، وغیرہ ڈیپارٹمنٹ ورنیو دیجٹ کی جاتی ہے

0333-4641442
0321-4436054 حامد

0333-4201749
0321-4436053 طاہر

[redacted]

پٹہ کمانی کی دنیا میں منفرد نام

محمد سعید بٹ

بٹ

انجینئرنگ ورکس

042-7283115

042-7282726

مینوفیکچرر ہر قسم کی گاڑیوں کے پٹہ کمانی تیار کیے جاتے ہیں

نور روڈ نزد گرڈ اسٹیشن (المشہور سلور والی فیکٹری) بادامی باغ لاہور

Genuine Parts جینوئن پارٹس

HINO

ہمیشہ جینوئن پارٹس استعمال کریں

حاجی آٹوز

82 بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون 7701456, 7728010 فیکس 7701482

ریاض آٹو

ٹریڈنگ پوائنٹ

مین ہول سیل ڈیلر

Seiko

Brake Linings
&
FILTERS

Muhammad Riaz

0300-4445512

Tanvir Ahmad

0344-4058889

042-7701929, 8476625

یوم عاشورا

بقلم منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)

عاشورہ، عشر سے بنا ہے جس کے معنی دس کے ہیں۔ یوم عاشورا کا لفظی معنی ہے دسویں کا دن۔ چونکہ یہ محرم حرام کے مہینہ کا دن ہے۔ اس سے اس کو محرم حرام کی دسویں کا دن کہتے ہیں۔ یوم عاشور ظہور اسلام سے پہلے قریش مکہ مکرمہ کے نزدیک بھی بڑا دن تھا۔ اسی دن خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا اور قریش مکہ مکرمہ اس دن روزہ رکھتے۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کا دستور مبارک تھا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے اُن کاموں سے اتفاق فرماتے تھے جو ملت ابراہیمی کی نسبت سے اچھے کام ہوتے تھے۔ اسی بناء پر آپ ﷺ حج کی تقریبات میں بھی شرکت فرماتے تھے اور اسی اُصول کی بناء پر عاشورا کا روزہ رکھتے تھے۔ لیکن قبل از ہجرت اس روزے کا کسی کو حکم نہ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہود کو "یوم عاشورا" کا روزہ رکھتے ہوئے پایا **فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ** [1]

"تو اُن سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیسا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کی قوم کو نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کے پیروکاروں کو غرق فرما دیا تھا۔ بعد ازیں جب یہ دن آتا تو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) شکرانے میں اس دن کا روزہ رکھتے اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (اُن کی بات کو سماعت فرمانے کے بعد) ارشاد فرمایا کہ ہم (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا"۔

یہ بات پیش نظر رہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا یہ روزہ رکھنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے تھا، پیروی کے لئے نہیں تھا ورنہ ہی یہودیوں کی اس میں پیروی کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے فرماتے ہیں **حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ** [2]

"جب رسول اللہ ﷺ نے عاشور کے دن کا روزہ رکھا اور اُس کے روزے کا حکم فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ وہ دن ہے جس کی تعظیم یہودی اور عیسائی کرتے ہیں تو سرکار کائنات ﷺ نے فرمایا اگر ہم آئندہ سال اس دنیا میں رہے تو نویں محرم الحرام کا روزہ بھی رکھیں گے۔

اس طرح مشابہت ختم ہو جائے گی کہ وہ صرف عاشور کا روزہ رکھتے ہیں اور ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھ کر دو کر دیا کریں گے ورنہ مشابہت کی وجہ سے نیکی بند نہیں کریں گے بلکہ اس میں اضافہ کر کے فرق کر دیا کریں گے۔

حضرت حکم بن اعرج رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں **اِنْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُهٗ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ**

---

[1] بخاری جلد ۱ ص ۲۶۸، مسلم جلد ۱ ص ۳۵۹، مشکوٰۃ ص ۱۸۰، فتح الباری جلد ۴ ص ۲۴۰، عمدۃ القاری جلد ۶ ج ۱۱ ص ۱۲۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۸۶، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۱۰، درمنثور جلد ۳ ص ۹۶، ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۹، تیسیر الباری جلد ۳ ص ۲۵۱، ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۸، جلد ۲ ص ۳۳۳، بیہقی فی شعب الایمان جلد ۳ ص ۳۵۹۷۔ [2] ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۹، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۳۵، ۲۳۶، ۳۴۵، مجمع الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۱۹، تفسیر قرطبی جلد ۱ ص ۳۹۱، مشکوٰۃ ص ۷۸، بیہقی فی شعب الایمان جلد ۳ ص ۳۶۰۔

أَهٰكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ نَعَمْ ۳

''کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ زمزم شریف کے قریب اپنی چادر لپیٹے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا عاشورا کے روزہ کے بارے میں فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو گنو اور نویں تاریخ کا روزہ رکھو''۔ اس کو مسلم اور ابوداؤد نے بھی بیان کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت رزین علیہ الرحمہ نے حضرت عطا علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرماتے تھے ''کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہودی کی مخالفت کرو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دن پہلے اور ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔ ۴

ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۵ ''چار اعمال ایسے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا۔ یوم عاشور کا روزہ، عشرہ ذوالحجہ (کے نو روزے) اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعتیں (یعنی سنتِ فجر)''۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ایک اور زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعَةً مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ ۶ ''رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے نو روزے رکھتے تھے (پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک) اور عاشورا کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے تھے اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے ایک پیر کو اور دو، دو جمعراتوں کو''۔

حضرت مزیدہ بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میری والدہ نے فرمایا میں کوفہ کی مسجد میں تھی اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا اور ہمارے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے سنا، وہ فرما رہے تھے أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْا ۷ ''کہ رسول اللہ ﷺ عاشورا کے روزہ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ روزہ رکھو''۔

ایسے ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یوم عاشورا کے بارے میں فرما رہے تھے هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِصَوْمِهِ ۸ ''یہ عاشورا کا دن ہے روزہ رکھو، رسول اللہ ﷺ اس دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے''۔

ایک روایت میں ہے ''رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا روزہ ماہِ رمضان المبارک کے بعد افضل ہے؟ فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے مہینے ماہِ محرم الحرام کے (یوم عاشور) کا روزہ''۔ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب سنت یہی ہے کہ نویں اور دسویں کے روزے رکھیں کیونکہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا نویں تاریخ کے روزے کا ارادہ بھی تھا اور ارشاد بھی ہے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس روزہ کا ایسا تاکیدی حکم فرمایا جیسے حکم فرائض اور واجبات کے لئے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ۹ ''رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ یوم عاشورا کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور ہم کو اس پر رغبت دیتے اور عاشورا کے دن ہماری تحقیقات فرماتے تھے

۳ ترمذی جلد۱ ص۱۵۸، مسلم جلد۱ ص۳۵۹ ۴ مسند احمد جلد۵ ص۳۶۸،۳۶۹ ۵ نسائی جلد۱ ص۳۲۸، مسند احمد جلد۵ ص۲۷۱،۲۸۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۲۸۵ مشکوٰۃ ص۱۸۰۔ ۶ نسائی جلد۱ ص۳۲۸، مسند احمد جلد۵ ص۲۷۱، جلد۶ ص۲۸۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۲۸۵۔ ۷ مسند احمد جلد۴ ص۴۱۵۔ ۸ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ ص۵۰، مسند احمد جلد۱ ص۲۹۱، جلد۴ ص۲ ۹ مسند احمد جلد۵ ص۳۴۴، جلد۶ ص۳۲۳، مشکوٰۃ ص۱۸۰، مسلم جلد۱ ص۳۶۸، ابوداؤد جلد۱ ص۳۳۷۔

پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو نہ ہمیں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور نہ ہی منع فرمایا اور نہ تحقیقات فرمائیں''۔

اسی طرح حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے، فرماتے ہیں 'اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ غَداۃَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِیْ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیَصُمْ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ نَصُوْمُہٗ وَ نُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْشَاءَ اللہُ' [۱۰] ''کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا کو صبح مدینہ شریف کے آس پاس کی ان بستیوں میں جن میں انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہتے تھے یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی کچھ کھایا پیا نہیں وہ آج کے دن روزہ رکھیں اور جنہوں نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ بھی بقیہ دن بھر کچھ نہ کھائیں۔ بلکہ روزہ داروں کی طرح رہیں''۔

یہ حدیث پاک اُس زمانہ کی ہے جب عاشورا کا روزہ فرض تھا اور جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورا کے روزے کی فرضیت ختم ہوگئی اور اس کی حیثیت نفلی روزے کی رہ گئی۔

نفلی روزوں کے بارے میں ایک طویل حدیث کے آخری حصہ میں عاشورا کے روزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا 'صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ' [۱۱] ''عاشورا کے دن کا روزہ، مجھے اللہ (ﷻ) کے کرم پر امید ہے کہ پچھلے سال کا کفارہ بنا دے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں 'اَمَرَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ یَوْمَ الْعَاشِرِ' [۱۲] ''رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا یعنی عاشورا دسویں تاریخ ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا 'اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللہِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ' [۱۳] ''رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے مہینہ محرم الحرام کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے (یعنی نماز تہجد)''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں 'مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ ھٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِیْ رَمَضَانَ' [۱۴] ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کسی دن کے روزہ کو دوسرے دنوں پر برتری دے کر تلاش کرتے ہوں سوائے اس دن یعنی عاشورا کے دن اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان المبارک کے''۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ماہ رمضان المبارک کے بعد روزہ رکھنا چاہتے ہو تو محرم الحرام (کے یوم عاشورا) کا روزہ رکھو۔ کیونکہ یہ اللہ ربّ العزت کا مہینہ ہے جس میں اللہ کریم نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسری کی اللہ غفور الرحیم توبہ قبول فرمائے گا اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے لوگوں کو رغبت دی کہ عاشورا کے دن توبۃ النصوح کی تجدید کریں اور قبول توبہ کے خواستگار رہیں۔ پس جس نے اس دن اللہ (ﷻ) سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی تو اللہ ﷻ اس کی توبہ ویسے ہی قبول فرمائے گا جیسے اُن سے پہلوں کی توبہ قبول کی ہے اور اس دن دوسروں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا۔ حضرت امام ترمذی علیہ رحمہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ [۱۵]

دسویں محرم الحرام یعنی یوم عاشورا کے بارے میں

---

[۹] بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۶۰، ۳۶، بخاری فی الصوم جلد ۱ ص ۲۳۳، مسلم جلد ۱ ص ۳۵۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۵۹، طبرانی فی الکبیر جلد ۲۳ ص ۲۷۵۔ [۱۰] بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۶۵، مشکوٰۃ ص ۱۷۹، مسلم جلد ۱ ص ۳۶۷، ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۸۔ [۱۱] ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۹۔ [۱۲] مشکوٰۃ ص ۱۸، ترمذی جلد ۱ ص ۵۷ شرح سنۃ جلد ۲ ص ۲۵۸، دارمی جلد ۲ ص ۲۲۔۲۱، سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۹، ترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۲۳، جلد ۲ ص ۱۱۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۴۴، ترمذی جلد ۱ ص ۱۹۹، حدیث نمبر ۲۳۲۹، مسلم جلد ۱ ص ۳۶۸۔ [۱۳] مشکوٰۃ ص ۱۷۸۔ [۱۵] ترمذی جلد ۱ ص ۵۷۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو دسویں محرم الحرام کو اپنے بچوں کے خرچ میں فراخی کرے گا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو سارا سال فراخی دے گا۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ اس حدیث شریف کو حضرت رزین علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں انہی حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ [۱۲]

حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ نے جلد ۷ ص ۳۷۹ پر لکھا ہے یہ حدیث شریف بہت سی سندوں سے مروی ہے جو سب ضعیف ہیں (مگر کلیہ وقاعدہ ہے کہ) چند ضعیف سندیں مل کر حدیث کو قوی کر دیتی ہیں۔ (الہذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے اشعۃ اللمعات)

حضرت امام عراقی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی بعض سندیں صحیح بھی ہیں۔ امام مسلم علیہ الرحمہ کی شرط پر ہیں۔ الہذا متن حدیث صحیح ہے۔ (مرقاۃ)

''صحیفہ اہلحدیث'' کراچی میں اس پر کئی مرتبہ مضامین شائع ہوئے ہیں اور اس حدیث پاک کو قابل عمل قرار دیا گیا ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور شمارہ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ)

مکتب اہلحدیث کے ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے محرم الحرام ۱۴۰۰ھ کے شمارہ میں لکھا ہے۔ ''اس حدیث کو بالکل بے کار کہنا مشکل ہے۔ تعدد طرق اس خامی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے''۔

یوم عاشورا شروع سے ہی اہمیت کا حامل چلا آرہا ہے۔ ظہورِ اسلام سے پہلے ہی یہ عظیم دن تھا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ رب ذوالجلال نے یوم عاشورا کو قبول فرمائی۔

اسی دن حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی سے جودی پہاڑی پر اُترے اور روزہ رکھا اور ساتھیوں کو شکرانے میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ شہدائے کربلا نے جو یزید پلید کی فوج سے ٹکرائے اور جام شہادت نوش فرمایا اور اسلام کو اپنے خون سے تابندگی عطا فرمائی۔

اُنہوں نے یوم عاشورا کی اہمیت میں اضافہ فرمایا۔ شاید یہی وجہ ہے ہمارے معاشرے کے لوگ سمجھتے ہیں کہ یوم عاشورا کو شہدائے کربلا کی وجہ سے یوم عاشورا کہتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین بن حجر الہیتمی مصری علیہ الرحمہ مفتی مکہ مکرمہ اور اپنے زمانے کے شیخ الفقہ، اپنی کتاب ''صواعق محرقہ'' میں تحریر فرماتے ہیں ''خبردار! حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر یوم عاشورا کو جو مصائب درپیش آئے۔ درحقیقت یہ شہادت ہے جس سے علو مرتبت، رفعت منزلت اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک بڑھتی ہے۔ اور یہ کہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے درجوں کو بلند کرنا مقصود تھا۔ الہذا جو بھی اس دن کے مصائب و آلام کا تذکرہ کرے اُس کو مناسب ہے کہ حکم الٰہی کے لئے استرجاع یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کے پڑھنے میں مشغول ہو تاکہ اللہ ﷻ نے جو اس پر ثواب مرتب فرمایا ہے اُس کا سزاوار بنے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے ''یہی تو وہ حضرت ہیں جن پر اُن کے رب کی جانب سے رحمت وکرم ہوتا ہے''۔

اس دن کسی اور جانب التفات نہ کرے سوائے اِس کے یا اِس کی مثل بڑی بڑی نیکیاں کرے جیسے روزہ۔ خبردار، خبردار! روافض کی بدعات میں مشغول نہ ہونا۔ مثلاً گریہ وزاری، ماتم ونوحہ وغیرہ (تعزیے اور گھوڑے اور جلوس ماتم) کیونکہ مسلمانوں کے اخلاق سے بہت بعید ہے ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً رسول اللہ ﷺ کے وصال کا دن اس سے زیادہ غم کا سزاوار ہوتا۔ (ایسے ہی حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں بی بی زینب، بی بی رقیہ، بی بی ام کلثوم اور بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن، امہات المومنین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے وصال و شہادتوں پر، مگر وہاں بھی ماتم، نوحہ حرام ہے) اسی طرح متعصب خارجیوں کی بدعات سے بچو جو اہل بیت کی قدح کرتے ہیں۔ اسی طرح جاہلوں کی حرکات سے بچو جو فاسد کو فاسد سے، بدعت کو بدعت سے اور برائی کو برائی سے تقابل سرور کا اظہار کرتے ہیں۔ خوشیاں مناتے ہیں اور زیب وزینت کی نمائش کرتے ہیں۔

[۱۲] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۷۵،۳۷۸۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ ﷺ

اقراء پردہ کلاتھ

☆ ہر قسم کے صوفے اور پردے کا کپڑا دستیاب ہے۔

☆ صوفے پوشش کیے جاتے ہیں اور آرڈر پر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔

☆ ہر قسم کے ڈیزائن والے پردے بھی تیار کیے جاتے ہیں۔

☆ ڈائمنڈ کمپنی کے سپرنگ اور فوم کے تمام گدے موجود ہیں۔

پروپرائیٹر

محمد سلیم ابو زید یوسفی محمد نعیم نواز

28-B

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

Atta-e-Nagina

Printers

We Deals all kinds of Printing, Advertising & Packing

Atta-e-Nagina

Shafoon

We Deals: All kinds of Jarjet & Shafoon Grip

Gaba Building 1st Floor,
Royal Park Lahore. Ph: 042-36302737
Cell: 0300-4156297, 0322-9762751
nagina.printers@yahoo.com

Our Aim is to Provide Final Results

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

SANI CABLES

Reg # 269320

ثانی کیبلز

محمد افضال یوسفی
0334-9898173

ہمارے ہاں ہر قسم کی گھریلو وائیرنگ کی تار،
آٹو وائر، بیٹری وائر، سپیکر وائر تیار کی جاتی ہے

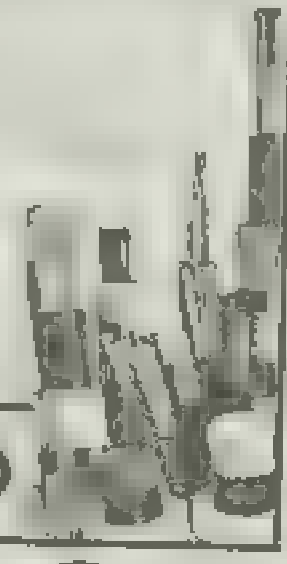

ابراہیم روڈ، نزد منشی ہسپتال، بند روڈ لاہور۔ فون: 042-37033178

Rizwan Waheed
+92-300-4420631
+92-322-4420631

GRT
Trading Company

Importers & Exporters

We Deals: Imported Plastic Rool Tarpulin, Tents, Canvas and General Order Suppliers

Office Add 27-Itt.faq Market.
Landa Bazar Lahore-Pakistan.
Ph +92 42-7643039 Fax. +92-42-7643957
E-mail grt_tradingco@yahoo.com

Ghousia Tarpal House Lahore

غوثیہ ترپال
اینڈ
ٹینٹ ہاؤس

پروپرائیٹر: محمد طارق
0300-9473773
0322-4409003

محمد رضوان یوسفی
0300-4420631
0322-4420631

ہمارے ہاں واٹر پروف ترپال، کینوس سفید، ٹینٹ
بھٹہ کے ترپال گرین میٹ، فولڈنگ ترپال
ہر سائز میں تیار ملتے ہیں۔ نیز چاول، گندم، کپاس
کے سپیشل ترپال آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

دوکان نمبر 27۔ اتفاق مارکیٹ لنڈا بازار لاہور۔ فون 042-7643039

دینِ حنیف کے داعی

شیخ طریقت حضرت قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ

ماخوذ از یوسف مصر محبت (حصہ اوّل)

پیر طریقت مجمع نورِ نگینہ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں پیر طریقت، رہبر شریعت امین علم لدنی قطب جلی نائب غوث الثقلین حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ رحمہ نے بہت اچھی زندگی گزاری جو دوسروں کے بہترین نمونہ ہے۔ آپ اپنے بیگانے جس سے گفتگو فرماتے اخلاق محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کا مظاہرہ فرماتے۔ ہر کسی کو گفتگو کرتے وقت مطمئن فرماتے۔ مسلکی یا نظریاتی طور پر خلاف رکھنے والا آپ کے دلائل سن کر قائل ہو جاتا اور اگر کوئی سخت مزاج یا ہٹ دھرم ہوتا تو مستند حوالہ جات اور دلائل قاہری کے سامنے خاموش ہو جاتا اور بے بسی کے عالم میں چلا جاتا۔ لیکن دیگر سامعین فیض لے لیتے۔

پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی نے بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کو فرمایا کہ ہمارے گاؤں میں چند رافضی حضرات نے امام باڑہ بنا رکھا تھا۔ وہ لوگ مجلس کے لئے ملتان سے گلزار نامی ذاکر کو بلاتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے گھر کے سامنے سے گزرا تو یا علی یا علی کے نعرے لگانے لگا۔ حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ رحمہ فرمایا آپ لوگ ہمارے دروازے کے سامنے یا علی یا علی کے نعرے لگا رہے ہو کیا ہمیں یا علی کے منکر سمجھتے ہو۔ ہم بھی امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مانتے ہیں ہم تو تمام صحابہ کرام ﷺ کی عظمت وشان کے قائل ہیں۔

گلزار نامی ذاکر نے امام باڑہ میں تقریر کے دوران لوگوں کو گھوڑے نکالنے کی ترغیب دی۔ آپ نے اُس کی تقریر اور نعروں کا جواب دینے کے لئے اور لوگوں کے مطالبہ پر مناظرہ کرنے کا چیلنج کیا۔

حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ رحمہ نے مناظرہ کے تین شرائط پیش فرمائیں۔

۱۔ بات بھی بیان کی جائے وہ قرآن مجید اور حدیث مبارک سے ہونی چاہیے کسی دوسری کتاب سے نہیں ہونی چاہیے۔

۲۔ ایسی جگہ مناظرہ ہو جو دونوں فریقوں کو منظور ہو۔

۳۔ جو قرآن مجید اور حدیث پاک سے دلیل نہ پیش کر سکے اُسی وقت اس کا ناک کاٹ دیا جائے۔

رافضی ذاکر نے پہلی دو شرطیں مان لی مگر تیسری شرط قبول نہ کی۔ مناظرہ کے لئے گاؤں کے سکول کو منتخب کیا گیا۔ کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جب گفتگو شروع ہوئی تو حضور باباجی سرکار نگینہ علیہ رحمہ نے فرمایا میں قرآن مجید سے ''دین حنیف'' ثابت کرتا ہوں آپ قرآن مجید میں دین شیعہ ثابت کریں۔ اگر قرآن مجید سے دین شیعہ ثابت کر دو گے تم ثابت کر دو کہ قرآن مجید میں ''دین شیعہ'' ہے تو میں بھی شیعہ ہو جاؤں گا۔ نیز آپ نے فرمایا۔ اگر قرآن مجید میں لفظ شیعہ آئے گا تو بطور گروہ کے آئے گا بطور دین اور مذہب نہیں آئے گا۔ آپ نے درج ذیل حوالہ جات پیش فرمائے۔

۱۔ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ .. (الانعام ۱۵۹) ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کو اُن سے کچھ تعلق نہیں۔''

۲۔ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ (الروم ۳۲) ''اُن میں سے جنہوں نے اپنے دین کا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے۔''

۳۔ إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا .. (القصص ۴) ''بے شک فرعون نے زمین پر غلبہ پایا

تھی اور اُس لوگوں کو اپنے گروہ میں شامل کر لیا۔"

۴۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ (مریم ۶۹) پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو اُن میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہو گا۔"

۵۔ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۝ (قصص ۱۵) "اور شہر میں داخل ہوا جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے تو اُس میں دو مرد لڑتے پائے۔ ایک (حضرت سیدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اور دوسرا دشمنوں سے تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا اُس نے (حضرت سیدنا) موسیٰ (علیہ السلام) سے مانگی اُس پر جو اُس کے دشمنوں سے تھا۔"

۶۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ (الصفت ۸۳) "اور بے شک اُسی کے گروہ سے (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) ہیں۔"

پھر آپ نے قرآن مجید سے "دین حنیف" کی تاکید میں ۱۱ آیات مبارکہ پیش فرمائیں۔

۱۔ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام ۱۶۱) "(اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت حنیف پر (جو ہر باطل سے جدا) اور مشرک نہ تھے۔"

۲۔ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (یونس ۱۰۵) "اور یہ کہ اپنا منہ دین حنیف کے لئے سیدھا رکھو (ہر باطل سے الگ ہو کر) اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا۔"

۳۔ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (النحل ۱۲۳) "پھر ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وحی بھیجی کہ ملت ابراہیم دین حنیف (ہر باطل سے الگ دین) کی پیروی کرو اور وہ مشرک نہ تھے۔"

۴۔ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الروم ۳۰) "تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ (عزوجل) کی اطاعت کے لئے (دین حنیف کے لئے) ایک اسی کے ہو کر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ (عزوجل) کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی (دین) حنیف (ہی سیدھا دین) ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے۔"

۵۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینہ ۵) "اور اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ (عزوجل) کی بندگی کریں صرف اُسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے دین حنیف پر قائم ہو کر (ایک طرف کے ہو کر) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ (دین حنیف) سیدھا دین ہے۔"

۶۔ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (آل عمران ۹۵) "(اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمائیں اللہ (عزوجل) سچا ہے تو (حضرت سیدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر چلو (جو ہر باطل سے جدا تھے) اور شرک والوں میں نہ تھے۔"

۷۔ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ (النساء ۱۲۵) "اور اُس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ (عزوجل) کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی والا ہے اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر چلا

(جو ہر باطل سے جدا تھے) اور اللہ (عزوجل) نے (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا گہرا دوست بنایا۔"

۸۔ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (بقرۃ ۱۳۵) "اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں بلکہ (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کا دین حنیف لیتے ہیں (جو ہر باطل سے جدا تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے۔"

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا دین 'دین حنیف' تھا اور ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بھی دین حنیف ہے۔ ملت حنیف ہے جسے دین اسلام کہتے ہیں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام بھی حنیف مسلمان تھے۔

۹۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (آل عمران ۶۷) "(حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ حنیف مسلمان تھے (ہر باطل سے جدا مسلمان تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے۔"

۱۰۔ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (انعام ۷۹) "حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی "میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے حنیف مسلمان ہو کر (ایک اسی کا ہو کر) اور میں مشرکوں میں نہیں۔"

۱۱۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (نحل ۱۲۰) "بے شک (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) ایک امام تھے اللہ (عزوجل) کے فرمانبردار حنیف (ہر باطل سے جدا مسلمان) اور مشرک نہ تھے۔"

حضرت قبلہ باباجی نگینہ سرکار علیہ الرحمہ کے قرآن مجید سے دین حنیف کے مطابق دلائل قاہرہ سن کر گلزار شاہ ملتانی ذاکر لاجواب ہو کر مجلس مناظرہ سے نکل گیا آپ نے قرآن مجید سے ۶ آیات پیش فرمائی جن میں اس بات کا واضح بیان ہے کہ شیعہ کوئی مذہب نہیں بلکہ شیعہ بمعنی "گروہ" ہے تو شیعہ ایک گروہ تو ہے جس کا دین حنیف، اسلام سے کوئی تعلق نہیں جبکہ دین حنیف جو دین اسلام ہے یہی سچا اور صحیح دین اسلام ہے۔ یہی مسلمانوں کا مذہب ملت ہے اور یہ دین برحق ہے۔

حضرت قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ فرماتے تھے۔ "حنیف" کا لفظ قرآن مجید میں بے دین اور مشرک کے لئے کہیں بھی ارشاد نہیں ہوا اس کے معنی ہیں۔ "ہر باطل سے جدا جہت"۔

پھر آپ نے اُسے قرآن مجید پیش کیا کہ آپ قرآن مجید سے "دین شیعہ" نکال کر دکھا دو۔ قرآن مجید میں "دین شیعہ" کا تو ذکر ہی نہیں تھا تو ذاکر صاحب قرآن مجید بغل میں دبا کر مجلس سے نکل بھاگے اور کہنے لگے یہ میرے نانا کا قرآن مجید ہے۔ اس سے بمشکل قرآن مجید لیا ہے اور وہ شخص دیہات سے نکل گیا پھر کبھی گاؤں میں نہ آیا۔

اس شیعہ ذاکر کے کہنے پر وہ چند افراد جو شیعہ گروہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے کھوٹ نکالنا شروع کر دیا تھا۔ شان الٰہی رافضی ذاکر کے بھاگنے پر میدان خالی ہو گیا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ ہمارا گاؤں اُن لوگوں سے پاک ہو گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان وہ جگہ جہاں رافضی لوگ امام باڑہ قائم کئے ہوئے تھے وہ بے آباد ہو گیا۔ ایک دن گاؤں کے لوگوں نے حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ سے پوچھا ہم وہاں مسجد بنائیں آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ اب وہاں مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اُس کا نام جامع مسجد شیر ربانی ہے۔ اب وہاں پانچ وقت نماز جماعت ادا ہوتی ہے اور جمعہ مبارک بھی ادا کیا جاتا ہے۔

فیض نگینہ بوسیلہ مدینہ شریف جاری رہے گا

فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف

ترتیب: علامہ مولانا حافظ محمد ... خلیل احمد یوسفی

سوال: تلاوت کلام مجید مُصحفی یا غیر مُصحفی پر باترتیب پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور اگر امام نماز میں بے ترتیب ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو یا تلاوت بطریق معہود ہو دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر برعکس کرے گا گنہگار ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے۔ مگر خارج نماز ہے کہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں وہ پڑھ لی اور یہ سورت اس سے اوپر کی تھی تو اس میں حرج نہیں ہے۔

مثلاً حدیث شریف میں شب کے وقت چار سورتیں پڑھنے کا ارشاد مبارک ہوا ہے۔ یٰسین شریف کہ جو اسے رات کے وقت پڑھے گا صبح کو بخشا ہوا اٹھے گا۔ سورۃ الدخان شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صبح اس حالت میں اٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔ سورۃ واقعہ شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا محتاجی اس کے پاس نہیں آئے گی۔ سورۃ الملک شریف کہ جو اسے ہر رات کو پڑھے گا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

ان سورتوں کی ترتیب یہی ہے مگر اس غرض کے لئے پڑھنے والا چاروں سورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے اسے اختیار ہے جس کو چاہے پہلے پڑھے جسے چاہے پیچھے پڑھے۔ امام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہواً پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصداً پڑھیں تو گنہگار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔[1]

سوال: نماز فجر و عشاء میں سورہ طوال پڑھنا مسنون ہے یا نہیں اور اگر سے وقت کہ ابتدائی وقت ہو اور طوال بآسانی پڑھی جائے گی اور الم تنزیل وغیرہ پڑھا جاوے اور مقتدی جماعت سے محروم رہیں تو جماعت خلاف سنت اور مخالفت سے جماعت مکروہ ہوگی یا نہیں؟

جواب: قرآن عظیم سورۃ حجرات سے آخر تک مفصل کہلاتا ہے اس کے تین حصے ہیں حجرات سے بروج تک طوال مفصل بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل۔ لم یکن سے ناس تک قصار مفصل سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں ہر رکعت میں ایک پوری طوال مفصل پڑھی جائے۔ عصر اور عشاء میں ہر ایک رکعت میں کامل سورت اوساط مفصل پڑھی جائے اور مغرب کی ہر رکعت میں ایک سورت کامل قصار مفصل سے۔ اگر وقت تنگ ہو یا جماعت میں کوئی مریض ہو یا بوڑھا یا کسی شدید ضرورت والا شریک جس پر اتنی دیر میں ایذاء و تکلیف و حرج ہوگا تو اس کا لحاظ کرنا لازم ہے۔ جس قدر میں وقت مکروہ نہ ہونے پائے اور اس مقتدی کو تکلیف نہ ہو اسی قدر پڑھیں اگرچہ صبح میں اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ و قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہوں یہی سنت ہے اور جب یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس طریقہ مذکورہ کو ترک کرنا اور صبح و عشاء میں قصار مفصل پڑھنا ضرور خلاف سنت اور مکروہ ہے مگر نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۳۱)

سوال: امام نے پہلی رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی دوسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھی آخر میں سجدہ سہو کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھول کر ایسا کیا تو نماز میں حرج نہیں اور سجدہ سہو نہ چاہیے تھا اور اگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوگا نماز ہوگئی سجدہ سہو جب بھی نہ چاہیے تھا تو یہ کرے پہلی رکعت میں اگر سورۃ الناس پڑھی تھی تو اسے لازم تھا کہ دوسری رکعت میں بھی سورت الناس پڑھے کیونکہ فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا صرف خلاف اولیٰ ہے جبکہ ترتیب الٹا کرکے پڑھنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۴۷)

سوال: ہر نماز میں کتنی مرتبہ اور کس کس مقام پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہیے؟

جواب: سورۃ الفاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سنت ہے اور اس کے بعد اگر کوئی سورۃ اول سے پڑھے تو اس پر بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور کچھ آیتیں کہیں اور سے پڑھے تو اس پر کہنا

[1] فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۳۹۔

مستحب نہیں اور قیام کے سوا رکوع، سجود، قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیت قرآنی ہے ورنہ نماز میں قیام کے سوا اور جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔ (فتاوی جلد ۶ ص ۳۵۰)

سوال: درمیان میں ایک سورۃ ترک کرنے سے نماز میں کچھ حرج ہے یا نہیں؟

جواب: چھوٹی سورت بیچ میں چھوڑنا مکروہ ہے جیسے اذا جاء کے بعد قُلْ هُوَ اللهُ اور بڑی سورت ہو تو حرج نہیں جیسے وَاللَّیْل کے بعد انا انزلنہ۔ (فتاوی جلد ۶ ص ۳۷۱)

سوال: سود خور کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے اور اسے امام مقرر کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سود خور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز ناقص و مکروہ ہے اگر پڑھ لی تو پھیری جائے اگرچہ مدت گزری ہو لہذا اُسے ہرگز امام نہ کیا جائے۔ بشرط قدرت معزول کر کے امام متقی صحیح العقیدہ صحیح القراۃ مقرر کریں اگر قدرت نہ پائیں تو جمعہ کے لئے دوسری مسجد میں جائیں یوں ہی پنجگانہ میں خواہ اپنی دوسری جماعت کر لیں۔

سوال: ایک شخص کی جوان بی بی بے پردہ بے تکلفی سے بلکہ بازار میں بیٹھ کر سودا بیچا کرتی ہے اُس شخص کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر باہر نکلنے میں اس کے کپڑے خلاف شرع ہوں مثلاً باریک کہ بدن چمکے یا وہ جسے کہ ستر عورت نہ کریں جیسے اونچی کُرتی پیٹ کھلا ہوا یا بے طوری سے اوڑھے پہنے جیسے دوپٹہ سر سے ڈھلکا یا کچھ حصہ بالوں کا کھلا یا زرق برق پوشاک جس پر نگاہ پڑے اور احتمال فتنہ ہو یا اُس کی چال ڈھال میں آثار بد وضعی پائے جائیں اور شوہر ان باتوں میں مطلع ہو کر باوصف قدرت بندوبست نہیں کرتا تو وہ دیوث ہے اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیوث بردہ شخص جس کو اپنی بیوی پر یا محرم پر غیرت نہیں آتی ہو (اس کے پاس مرد کے آنے سے) جیسے کہ درمختار میں کہ ایسا شخص فاسق ہے اور اس پر تعزیر واجب ہے۔ درمختار میں ہے کہ اگر کوئی اپنی دست کے بارے میں دیوث ہونے کا اقرار کرتا ہے یا اس فعل قبیح میں معروف ہو تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا جب تک دیوثیت کو حلال نہ جانے لیکن تعزیر میں مبالغہ کیا جائے گا۔ (فتاوی جلد ۶ ص ۳۵۰)

(صفحہ نمبر ۲۹ کا بقیہ)

میں نے ایک حکایت میں دیکھا ہے کہ ایک دن کوئی شخص آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے میں ایک درویش آدمی ہوں عیال دار ہوں مجھے آج اپنی طرف سے کھانے پینے کے لئے کچھ عنایت فرمایئے۔ یہ سن کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ابھی ہمارا روزینہ آ رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہزار ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں لائے۔ اُن لوگوں نے کہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس رقم کو حاجت مندوں کے مصرف میں صرف فرمائیں۔ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ پانچوں تھیلیاں اُس درویش کو دے دیں اور اُس سے معافی مانگی کہ تجھے یہاں کافی دیر تک بیٹھنا پڑا اور یہ بہت ہی بے قدر عطیہ ہے ہمیں معذور سمجھو۔

عمدہ اور پُر حکمت ارشاد

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

"طریقت میں آپ کے بہت سے لطیف اور بے شمار رموز ہیں اور بہت سے عمدہ اور پر حکمت ارشادات ہیں۔ آپ ہی کا ایک ارشاد ہے۔ اَشْفَقُ الْاِخْوَانِ عَلَیْکَ دِیْنُکَ (یعنی تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا تیرا بھائی تیرا دین ہے)۔ اس لئے کہ انسان کی نجات اُخروی دین کی متابعت میں ہے اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں۔ پس عقل مند وہ ہے کہ اپنے مہربانوں اور مشفق بھائیوں کا فرمانبردار رہے اور اُن کی شفقت کو اپنے لئے مخصوص کرے اور اُن کی خلاف ورزی نہ کرے اور بھائی وہ ہے جو نصیحت کرے اور شفقت کا دروازہ اُن پر بند نہ کرے۔

اے امام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو لاکھوں سلام

Education Through Hadith Shahrif

Written By:Munir Ahamd Yousufi

Translated By. Muhammad Ahmad Yousufi

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ [1]

It is narrated by Hazrat Anas-bin-Malik(Radhi- Allaho taala-unho) He says that once Hazrat Muhammad (Salal Allaho- alayhi-wasallam) fell from a horse and He was injured on the right side. We went to ask about his health and presented ourselves in his Holy attendance. At that moment it was time to say Slat (Muslim prayer). The Holy Prophet (salal Allaho-alayha-wasallam) who is merciful and kind sat and led us in our Slat (prayer). When he (salal Allaho-alayha wasallam) had completed the Slat (prayer) then he (salal Allaho alayha wasallam) said, "Imam (spiritual guide) is made or has been made for the purpose that you should follow him, when the imam says takbeer (Allah is great) then you should also say takbeer (Allah is great), when he performs sajdah (prostration) then you should also perform sajdah (prostration) and when he lifts his head then you should also lift your heads. when the imam says (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) Allah hears that person who praises Him. then you should respond with these words (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) Oh! Our Allah all praise is for You only and when the imam leads Slat (prayer) while sitting then you should also follow him and offer your prayer while sitting."

When the Holy Prophet (salal Allaho-alayha-wasallam) who is merciful and kind fell from his horse and was injured so during that period he (salal Allaho-alayha wasallam) sat and led the Slat (Muslim prayer) There are many lessons and wisdoms to be learnt from this incidence of Hazrat Muhammad (salal Allaho-alayha-wasallam) falling from the horse

For example

1. As the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam) got wounds the (followers) disciple (-Allaho-taala-unho) got a chance to enquire about the health of his holiness (salal Allaho-alayha wasallam)

2. We came to know that if a spiritual leader, teacher or some elder person falls ill then we should go and enquire about his health is the sunnat (practice) of the disciples (Radhi-Allaho-taala-unho).

1 Muslim Hadith No 77 411 Bukhari Hadith No 689 410 Sharah as sunna Vol 2 Page 410 Hadith no 851

may be." Meaning that you should not perform his left over Namaz (prayer) first but you should join with the imam. After saying salam you should complete your remaining Slat (prayer)

It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allaho- taala-unho),he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi- wasallam) merciful and kind said,

اذا جئتم الى الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شيئا ومن ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة 4

"When you come to say Slat (Muslim prayer) and see that I am in sujdah (prostration) then you should also go into prostration One but do not count it (meaning that by prostration you will not get the benefit of Rakat) and who so ever joined in the Ruku (to bow) he received the complete Rakat." Slat (Muslim prayer) is the most important and precedes all other deeds of faith and Namaz (prayer) has the same Importance and rance as the heart and head have a human body. To lead (imamat) in Slat (prayer) is a great religious rank and a very big responsibility, in a way it is also following of the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi-wasallam) merciful and kind. Thus it is of great importance to lead and become a leader while leading a congregation. In the same way imam and the congregation are also very important. Also following the imam for a person who is offering his Namaz (Muslim prayer) is also of great importance and appropriate.

3. An imam falling down from a ride should feel the satisfaction that even in this state he can achieve honour and respect.

4. If a person falls from a ride. then one should not make fun of him because the Holy Prophet (Salal Allaho alayhi-wasallam) merciful and kind also fell down from a conveyance.

5 If any person falls during a ride then he should not feel ashamed, as people who have respect and are faithful to their elders and loved ones take care of them and are grateful that they got a chance to serve them and take as a blessing that they had the opportunity to serve

It is clear from the under discussion Hadith that the followers should never show negligence in following of imam. It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi-Allaho- taala-unho), he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi-wasallam) merciful and kind said, (لا تبادروا الامام اذا كبر فكبروا) meaning that when the imam says takbeer (Allah is great) then you should also say the takbeer and when he says (ولا الضالين 2) you should say Aameen (but silently). The leader of the believers Hazrat Ali (Blessings of Allah be on him) and Hazrat Muaaz bin Jabal (Radhi- Allaho-taala-unho) have narrated. they say

اذا اتى احدكم الصلوة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام 3

"When anyone of you come to read Slat (Muslim prayer) then you should do as the imam is doing in whatever position he

1 Mishkat Hadith No1138 Muslim Hadith No 87 415 bn Majah Hadith No 90 Musnad-e Ahmad Vol p 440 as "Narraled bn Khuzaymah Hadith No 1576 Mirqat Vol 3 page no194,3 Tirmazi Hadith n 591 Mishkat Hadith No 1192 Tahs ul a hbyr Vol 2 page 42 kunzu umma. Hadith No 20661

forward than the imam and thus got captured in this calamity

Hazrat Abu Huraira (Radhi Allaho-taala-unho) has narrated That.

الذی یرفع رأسه ویخفضه قبل الامام فانما ناصیته بید الشیطن 6

That who so ever lifts his head before the imam has lifted his head, and prostrates before the imam has done so, then his forehead is in the hands of the devil"

It is a tradition by Hazrat Anas (Radhi Allaho- taala-unho) narrates that, " One day the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam) merciful and kind led us in Slat (Muslim prayer), when Slat(Muslim prayer) was completed he (Salal Allaho-alayhi wasallam) turned his (salal Allaho-alayha-wasallam)Holy Face towards us and said ,

ایها الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی 7

" Oh People I am your imam therefore do not do Ruku (to bow), Sajuud (prostrations), Kiam (Standing in Namaz (prayer)) and completion of Slat (prayer) before me because I see you from my front as well as from behind."

There are two reasons of going in front of the imam, one that you go into Ruku (to bow) before the imam and stand up or complete the Ruku (to bow) before

It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi Allaho- taala-unho) he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi wasallam) said,

ما یخشی الذی یرفع رأسه قبل الامام ان یحول الله رأسه رأس حمار 5

"That who so ever lifts his head before the imam has done so, it shows that he is not afraid that Allah Tabarak-wa-Taalah will make his head like a donkey." This divine message is self explanatory and does not require any further explanation. Meaning that it is a great offence to be in front of the imam that his face might become distorted and if this does not happen then it is because of the affection of Allah the most powerful and the mercy and kindness of the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam)

Hazrat Mullah Ali Qari Alahi rehmah in Markat-ul-Mafateeh in his explanation in Miskat-ul-Msbeeh's volume no 3 page number 199 had written a very strange incidence He says that, he had gone to a very famous spiritual scholar (muhaddis) who lived in Damascus to learn Hadith Sharif That spiritual scholar used to sit behind a curtain and teach the Hadith Sharif to him. One day on his persistence when the curtain was lifted. he saw that his face was like that of a donkey and said that against his wisdom he for the examination of this Hadith Sharif he went

4 Abu Dawood Hadith No 853 5 mishkat Hadith No1141,Bukhari Hadith No 691 Muslim Hadith No 114 427 Abu Dawood Hadith No 623 Tirmazi Hadith No 582 Nisayi Hadith No 828 Ibn Majah Hadith No 961 Musnad e Ahmad vol 2 page no 504 6 Mishkat Hadith No 1149 mirqat vol 3 page no 207 7 Muslim Hadith No 112 426 Mishkat Hadith No 1137 Musnad e Ahmad vol 3 page no 126 Mirqat vol 3 page no 193

always stay behind the imam in sayings and deeds and never ever try to go ahead of the imam.

It is my humble prayer to Allah Zuljalal wal Ikram Who is the creater of the universe that He may teach us the elements of politeness and grant us the light and knowledge of His devotion and that He may teach us to perform our Namaz (Muslim prayer) with humility and imploration. Aameen

the imam has performed his Ruku (to bow). In this case the Ruku (to bow) has not been performed with the imam because you have not shared it with the imam. Second is that the follower has gone into Ruku (to bow) before but came out of Ruku (to bow) with the imam. In this case it will be shared with the imam. In any aspect it is must that the follower should follow the imam. We should not make haste before the imam, we should

جامعہ یوسفیہ برائے طلباء وطالبات

غریب و یتیم طلباء و طالبات کے لئے ترجمۃ القرآن، تفسیر قرآن، اشعۃ اللمعات، توضیح، خلاصۃ اشعہ اور قواعد

اشعۃ اللمعات کلاسوں میں فری داخلہ اور ہوسٹل میں رہائش کی سہولت موجود ہے۔

رابطہ کے لئے: تنظیم ہوسٹل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب متصل جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک III بی، گجر پورہ

(چوک) نگینہ، لاہور۔ 0300-4274936,042-36880027-28,36187575

NEW WAY ACADEMY

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

Chief Executive
M. Nadeem
B.Sc, M.A (Eco)
0301-4309773

Coordinators
Rizwan Azhar
B.Sc
0321-4236968

Coordinators
Naveed Ikram
B.Sc, M.Sc (Physics)
0300-8194301

OFFERING

Pre-Classes, 9th, 10th
O-Levels, F.A, F.Sc, B.A,
B.Sc, B.Com, M.A (Eco)
M.A (English)
Special Computer Courses

10-Sher Shah Road,
Near Tokey Wala Chowk,
Shad Bagh, Lahore.

تبصرۂ کتب

(ادارہ)

(۱) فردوسِ نسواں:

از: مفتی بدر عالم مصباحی

زیر نظر کتاب میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے طہارت، حیض و نفاس، غسل، وضو، تیمم، نماز، شرائطِ نماز، اوقاتِ نماز، عورتوں کے لئے نماز کے ادا کرنے کا مسنون طریقہ، اقسامِ نماز، فرائض و واجباتِ نماز، مسافر و مقیم کی نماز کا فرق، روزے کا بیان اور مسائلِ زکوٰۃ کا بیان، حج کا بیان اور حج کے متعلق جامع انداز میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ہدیہ: ۳۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

(۲) شفاء الوالہ:

ازقلم: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز

زیر نظر کتاب میں جاندار کی تصاویر بنانے کی برائی اور تصویر بنانے والے کے لئے انجام ۲۷ احادیث مبارکہ سے عذابِ شدید بیان کیا گیا ہے۔ نیز قدم شریف اور مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر بنانے کو جائز بیان کیا گیا ہے۔ ہدیہ: ۳۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ۔ محولہ بالا دونوں کتابوں کے ملنے کا پتا: ادارہ معارف نعمانیہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور۔ پاکستان

(۳) اُوجھڑی کی کراہت:

ازقلم: مفتی محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ

زیر نظر کتاب ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں بڑی تحقیق اور محنت کے ساتھ دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ اُوجھڑی مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس کے کھانے سے بچنا چاہئے۔ اسی کتاب میں فتاویٰ رضویہ شریف سے بکرے بھیڑ کی ۲۲ چیزیں گنوائی گئی ہیں جسے کھانا منع ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے درج ذیل پتا سے کتاب حاصل کیجئے۔ ہدیہ: ۲۵ روپے

ملنے کا پتا: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور۔

(۴) سود کی حرمت اور بیمہ:

ازقلم: علامہ محمد طارق قادری نعیمی

زیر نظر کتاب میں قرآن مجید کی آیاتِ مبارکہ اور ۳۰ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سود کے حرام ہونے کا بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بیمہ یا انشورنس کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ آخر میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمہ کمپنی والوں کے ہتھے چڑھ کر بیمہ کروالیتا ہے تو جب بیمہ کی تمام اقساط پوری ہو جائیں تو بیمہ کروانے والے کو اپنی اصل رقم ہی لینی چاہئے، زائد رقم سود کے زمرے میں آتی ہے۔ حرام کام سے بچنا چاہئے۔ ہدیہ: دعائے خیر

ملنے کا پتا: رشیدہ شفیع ویلفیئر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) احمد شہید کالونی مکان نمبر ۵ ویٹ مین روڈ مغل پورہ لاہور۔ فون: 36148624

ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نمازِ عشاء جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی و تعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبانِ اسلام اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔ دعا ان شاء اللہ تعالیٰ رات 10 بجے ہوگی۔

خصوصی بیان: منیر احمد یوسفی (ایم اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سید حارامستہ" لاہور

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880028,0300-4274936.

آپ کی خدمت۔۔۔۔ ہمارا نصب العین

بلب 6 وولٹ اعلیٰ کوالٹی کا دستیاب ہے

میاں برادرز

کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول

لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

خریدتے وقت میاں لائٹ ھاؤس کا نام یاد رکھیں!

میاں لائٹ ھاؤس

دیدہ زیب رنگوں میں۔ خوبصورت اور مضبوط کوالٹی کی پہچان میاں برادرز کا نام

نقالوں سے ہوشیار رہیں!

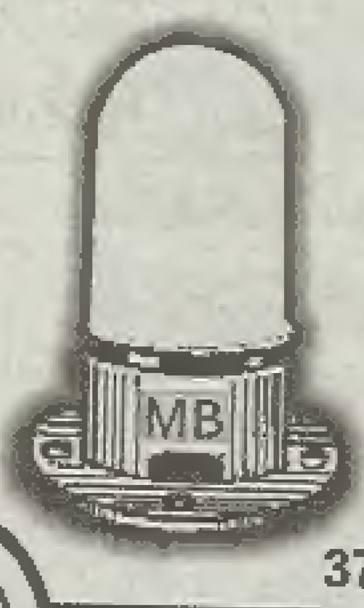

مینوفیکچررز

میاں محمد یوسف

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ،

شمع بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 37636243

پیر طریقت، رہبر شریعت، امین علم لدنی، قطب جلی، عالم یلمعی، نائب غوث الثقلین
فاضل لوذعی، نیر اوج شرافت، پیکر صبر و رضا، یوسف مصر محبت
حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی

محمد یوسف علی نگینہ صاحب قدس سرہ العزیز کا

بائیسواں سالانہ عرس مبارک

مورخہ 26 دسمبر 2011ء بروز پیر

ولی ھندے نے جتھے اوہ سدا دربار وسدے نیں
اوہ تھاواں وسدیاں نے جتھے خدا دے یار وسدے نیں

عرس کی تقریبات کا آغاز صبح 9 بجے
اور اختتام قبل از نماز عصر
دعا بعد از درود و سلام 3:30 بجے

زیر صدارت:
پیر طریقت صاحبزادہ **بشیر احمد یوسفی** مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)

زیر قیادت
پیر طریقت صاحبزادہ **منیر احمد یوسفی** مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)

زیر سیادت
پیر طریقت صاحبزادہ **خلیل احمد یوسفی** مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)

تلاوت قرآن مجید
صاحبزادہ قاری اطہر منیر یوسفی

خصوصی خطاب
پیر طریقت، رہبر شریعت شہنشاہ خطابت فخر الشارح
حضرت علامہ مولانا **سید کبیر علی شاہ** صاحب مدظلہ العالی
حضرت علامہ مولانا **محمد منشا** آف گوجرانوالہ خطیب پاکستان
حضرت علامہ مولانا **منیر احمد یوسفی** (ایم۔اے)
چیف ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

سٹیج سیکرٹری
محمد سلیمان شفیق یوسفی
محمد شاہد فاروق فاروقی
پیلے گوجراں شریف

نعت خوانان شیریں لسان
صاحبزادہ مظہر منیر یوسفی
پیر طریقت خوشی محمد (آف گوجرانوالہ)
الحاج محمد دین چوگی امر سدھو لاہور
ماسٹر محمد رمضان فیصل آباد
محمد اشرف لاہور
پیر طریقت محمد عبداللطیف یوسفی
جناب خالد محمود یوسفی
محمد حسین یوسفی (بیلری والے)
جناب محمد ظفر اقبال ہاتف
صوفی عبدالکریم
محمد شفیق ناطق یوسفی
محمد نعیم یوسفی
محمد عمران یوسفی
حضرت مولانا فاروق احمد وٹو
خطیب اعظم چک نمبر 424

منتظمین اور نگران حضرات
صاحبزادہ اظہر منیر یوسفی
صاحبزادہ قاری مظہر منیر یوسفی
صاحبزادہ محمد انور یوسفی
صاحبزادہ محمد انصر یوسفی
صاحبزادہ محمد شعبان یوسفی
صاحبزادہ محمد مبشر یوسفی
صاحبزادہ محمد نعمان یوسفی
صاحبزادہ محمد سلمان یوسفی
صاحبزادہ محمد احمد آف قطروال چک نمبر 170

خصوصی آمد
حضرت بابا نور احمد
محمد جہانگیر چک 34 شریف
بابا عبداللہ پیلے گوجراں شریف

منتظمین لنگر شریف
برادران طریقت

نگینہ کتب خانہ A-977 بلاک بی III گرین ٹاؤن لاہور موبائل: 0300-4274936
کی طرف سے دینی کتابوں کا سٹال بھی لگایا جائے گا۔

عطیہ اشتہار منجانب: معظم نیر قریشی ولد ڈاکٹر احمد قریشی یوسفی (نگینہ ہیر آئل بنانے والے)
مکان نمبر 1 گلی نمبر 14 نزد لال مسجد عزیز روڈ، چوک ناخدا لاہور۔ فون: 0321-8873391,0322-4744353

ABC CERTIFIED رجسٹرڈ سی پی ایل ۲۳۲

عطائے نگینہ پرنٹرز:- 0300-4156297